ہفت روزہ
خدام الدین
لاہور
بیادگار:
شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی
شیرانوالہ دروازہ لاہور
۲۴ ذی قعد ۱۳۸۸ھ
۱۴ فروری ۱۹۶۹ء
یکے از مطبوعات انجمن خدام الدین لاہور

احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

بَلِّغُوا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً ۔ الحدیث

ترجمہ :۔ میری طرف سے خواہ ایک ہی آیت ہو پہنچا دیں۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ رَاٰی مِنْکُمْ مُنْکَرًا فَلْیُغَیِّرْہُ بِیَدِہٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِہٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِہٖ وَ ذَالِکَ اَضْعَفُ الْاِیْمَانِ ۔ رواہ مسلم والترمذی و ابن ماجۃ والنسائی کذا فی الترغیب۔

ترجمہ :۔ ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص تم میں سے کسی ناجائز امر کو ہوتے ہوئے دیکھے اگر اس پر قدرت ہو کہ اس کو ہاتھ سے بند کر دے تو اس کو بند کر دے۔ اگر اتنی مقدرت نہ ہو تو زبان سے اس پر انکار کر دے اگر اتنی بھی قدرت نہ ہو تو دل سے اس کو برا سمجھے اور یہ ایمان کا بہت ہی کم درجہ ہے۔

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ قَالَ مَثَلُ الْقَائِمِ فِیْ حُدُوْدِ اللّٰہِ وَالْوَاقِعِ فِیْھَا کَمَثَلِ قَوْمٍ اِسْتَھَمُوْا عَلٰی سَفِیْنَۃٍ فَصَارَ بَعْضُھُمْ اَعْلَاھَا بَعْضُھُمْ اَسْفَلَھَا فَکَانَ الَّذِیْ فِیْ اَسْفَلِھَا اِذَا اسْتَقَوْا مِنَ الْمَاءِ مَرُّوْا عَلٰی مَنْ فَوْقَھُمْ فَقَالُوْا لَوْ اَنَّ خَرَقْنَا فِیْ نَصِیْبِنَا خَرْقًا وَلَمْ نُؤْذِ مَنْ فَوْقَنَا فَاِنْ تَرَکُوْھُمْ وَمَا اَرَادُوْا ھَلَکُوْا جَمِیْعًا وَّاِنْ اَخَذُوْا عَلٰی یَدَیْھِمْ نَجَوْا وَ نَجَوْا جَمِیْعًا ۔ رواہ البخاری والترمذی

ترجمہ :۔ نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اس شخص کی مثال جو اللہ کی حدود پر قائم ہے اور اس شخص کی جو اللہ کی حدود میں پڑنے والا ہے اس قوم کی سی ہے جو ایک جہاز میں بیٹھے ہوں اور قرعہ سے (مثلاً) جہاز کی منزلیں مقرر ہو گئی ہوں کہ بعض لوگ جہاز کے اوپر کے حصہ میں ہوں۔ اور بعض لوگ نیچے (تحتی) کے حصہ میں ہوں۔ جب نیچے والوں کو پانی کی ضرورت ہوتی ہے تو وہ جہاز کے اوپر کے حصہ پر آ کر پانی لیتے ہیں۔ اگر وہ یہ خیال کر کے کہ ہمارے بار بار اوپر پانی کے لئے جانے سے اوپر والوں کو تکلیف ہوتی ہے اس لئے ہم اپنے ہی حصہ میں یعنی جہاز کے نیچے کے حصہ میں ایک سوراخ سمندر میں کھول لیں جس سے پانی یہیں ملتا رہے اوپر والوں کو ستانا نہ پڑے۔ ایسی صورت میں اگر اوپر والے ان احمقوں کی اس تجویز کو نہ روکیں گے اور خیال کر لیں گے کہ وہ جانیں ان کا کام۔ ہمیں ان سے کیا واسطہ۔ تو اس صورت میں وہ جہاز غرق ہو جائے گا اور دونوں فریق ہلاک ہو جائیں گے اور اگر وہ ان کو روک دیں گے تو دونوں فریق ڈوبنے سے بچ جائیں گے۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوَّلَ مَا دَخَلَ النَّقْصُ عَلٰی بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ کَانَ الرَّجُلُ یَلْقَی الرَّجُلَ فَیَقُوْلُ یَا ھٰذَا اتَّقِ اللّٰہَ وَدَعْ مَا تَصْنَعُ بِہٖ فَاِنَّہٗ لَا یَحِلُّ لَکَ ثُمَّ یَلْقَاہُ مِنَ الْغَدِ وَھُوَ عَلٰی حَالِہٖ فَلَا یَمْنَعُہٗ ذَالِکَ اَنْ یَّکُوْنَ اَکِیْلَہٗ وَشَرِیْبَہٗ وَقَعِیْدَہٗ فَلَمَّا فَعَلُوْا ذَالِکَ ضَرَبَ اللّٰہُ قُلُوْبَ بَعْضِھِمْ بِبَعْضٍ ثُمَّ قَالَ لُعِنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ اِلٰی قَوْلِہٖ فٰسِقُوْنَ ثُمَّ قَالَ کَلَّا وَاللّٰہِ لَتَاْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْھَوُنَّ عَنِ الْمُنْکَرِ وَلَتَاْخُذُنَّ عَلٰی یَدِ الظَّالِمِ وَلَتَاْطُرُنَّہٗ عَلَی الْحَقِّ اَطْرًا

رواہ ابو داؤد والترمذی کذا فی الترغیب

ترجمہ :۔ ابن مسعودؓ سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ بنی اسرائیل میں سب سے پہلا تنزل اس طرح شروع ہوا کہ ایک شخص کسی دوسرے سے ملتا اور کسی ناجائز بات کو کرتے ہوئے دیکھتا تو اس کو منع کرتا کہ دیکھ اللہ سے ڈر ایسا نہ کر لیکن اس کے نہ ماننے پر بھی وہ اپنے تعلقات کی وجہ سے کھانے پینے میں اور نشست و برخاست میں ویسا ہی برتاؤ کرتا جیسا کہ اس سے پہلے تھا جب عام طور پر ایسا ہونے لگا تو اللہ تعالےٰ نے بعضوں کے قلوب کو بعضوں کے ساتھ خلط کر دیا (یعنی نافرمانوں کے قلوب جیسے تھے ان کی نحوست سے فرمانبرداروں کے قلوب بھی ویسے ہی کر دئے) پھر اس کی تائید میں کلام پاک کی آیتیں لُعِنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا سے فٰسِقُوْنَ تک پڑھیں۔ اس کے بعد حضورؐ نے بڑی تاکید سے یہ حکم فرمایا کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہو، ظالم کو ظلم سے روکتے رہو اور اس کو حق بات کی طرف کھینچ کر لاتے رہو۔

عَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا مِنْ رَجُلٍ یَکُوْنُ فِیْ قَوْمٍ یَعْمَلُ فِیْھِمْ بِالْمَعَاصِیْ یَقْدِرُوْنَ عَلٰی اَنْ یُّغَیِّرُوْا عَلَیْہِ وَلَا یُغَیِّرُوْنَ اِلَّا اَصَابَھُمُ اللّٰہُ بِعِقَابٍ قَبْلَ اَنْ یَّمُوْتُوْا

رواہ ابو داؤد وابن ماجہ وابن حبان والاصبہانی وغیرہم کذا فی الترغیب۔

ترجمہ :۔ جریر بن عبداللہ رضؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اگر کسی جماعت اور قوم میں کوئی شخص کسی گناہ کا ارتکاب کرتا ہے اور وہ جماعت و قوم باوجود قدرت کے اس شخص کو اس گناہ سے نہیں روکتی تو ان پر مرنے سے پہلے دنیا ہی میں اللہ تعالےٰ کا عذاب مسلّط ہو جاتا ہے۔

رُوِیَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزَالُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ تَنْفَعُ مَنْ قَالَھَا وَتَرُدُّ عَنْھُمُ الْعَذَابَ وَالنِّقْمَۃَ مَا لَمْ یَسْتَخِفُّوْا بِحَقِّھَا قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا الْاِسْتِخْفَافُ بِحَقِّھَا قَالَ یَظْھَرُ الْعَمَلُ بِمَعَاصِی اللّٰہِ فَلَا یُنْکَرُ وَ لَا یُغَیَّرُ (رواہ الاصبہانی ۔ ترغیب)

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی یہ بھی نقل کیا گیا ہے کہ (کلمہ توحید) لا الٰہ الا اللہ (محمد رسول اللہ) کہنے والے کو ہمیشہ نفع دیتا ہے اور اس سے عذاب و بلا کو دفع کرتا ہے جب تک کہ اس کے حقوق سے بے پرواہی اور استخفاف نہ کیا جائے۔ صحابہ نے عرض کیا کہ اس کے حقوق سے بے پروائی و استخفاف کئے جانے کا کیا مطلب ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کی نافرمانیاں کھلے طور پر کی جائیں۔ اور ان کے بند کرنے کی کوشش نہ کی جائے۔

(اب آپ ہی ذرا انصاف سے فرمائیے کہ اس زمانہ میں اللہ کی نافرمانیوں کی کوئی انتہا کوئی حد ہے؟)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت روزہ

خدام الدین

لاہور

فون نمبر: ۶۷۵۴۵

جلد ۱۴ | ۲۶ ذی قعدہ ۱۳۸۸ھ مطابق ۱۴ فروری ۱۹۶۹ء | شمارہ ۴۱

موجودہ سیاسی بیداری کا سہرا علماء کے سر ہے

ملک میں موجودہ سیاسی تحریک کے متعلق سیاسی رہنماؤں کے مختلف بیانات اخبارات کی زینت بن رہے ہیں اور تمام رہنما اپنے اپنے نکتۂ نگاہ کے مطابق سیاسی بیداری کا سہرا اپنی اپنی جماعتوں کے سر باندھنے کی فکر میں لگے ہوئے ہیں —— پچھلے دنوں جمہوری مجلس عمل کے زیر اہتمام منعقدہ ایک اجلاس میں میاں ممتاز محمد خاں دولتانہ نے ملک کے ذہین طبقہ میں صرف وکلاء اور سیاسی رہنماؤں کو شمار کیا اور موجودہ سیاسی بیداری کو انہیں کی کوششوں کا ثمرہ قرار دیا۔ اسی طرح دوسرے رہنماؤں کے بیانات بھی اخبارات میں شائع ہوتے رہے —— اور اب گوجرانوالہ میں میاں محمود علی قصوری نے بار ایسوسی ایشن کو خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ:۔

"اگر مستقبل کا مؤرخ کوئی جمہوریت کی تاریخ مرتب کرے گا تو وہ سب سے پہلے طلباء اور پھر وکلاء کو خراج تحسین پیش کرے گا —— آج ملک بھر میں دانشور طبقہ کے علاوہ عوام کے تمام شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگ موجودہ سیاسی و اقتصادی نظام سے بیزاری کا کھلم کھلا اظہار کر چکے ہیں اور ملک کے بارہ کروڑ افراد نے اپنی رائے کا اظہار سنگینوں کے سائے تلے اور گولیوں کی بوچھاڑ میں کر دیا ہے۔" (امروز ۹ فروری)

غرضکہ مختلف رہنماؤں کے اس سلسلے میں ارشادات کو ایک نظر پڑھ جائیے، اور سوچئے تو ان میں کہیں علماء کی کوششوں اور کاوشوں اور جاں بازی کا تذکرہ نہیں ملے گا۔ حالانکہ اگر حقیقت کی نگاہوں سے دیکھا جائے تو ملک میں سیاسی بیداری کا سہرا فی الواقعہ علماء کے سر ہے۔ سب سے پہلے علماء کرام ہی نے مئی ۱۹۶۸ء میں ایک بے مثال جلوس نکالا اور لاہور میں عظیم الشان کانفرنس منعقد کی۔ جس میں شیر بیشۂ حریت اور مجاہد ختم نبوت آغا شورش کاشمیری نے ملک پر محیط سیاسی جمود کو توڑا اور علماء کرام کے جلو میں سیاسی بیداری کا علم بلند کر کے حق گوئی و بے باکی کی روایاتِ پارینہ کو از سر نو زندہ کیا۔ اس کانفرنس کے ختم ہوتے ہی علماء کرام ملک کے کونے کونے میں بکھر گئے اور لوگوں کو آزادی و حریت کا درس دینے لگے اور اس طرح انہوں نے تمام خطرات و حوادث سے بے نیاز ہو کر اپنا فریضہ ادا کر دیا اور ملک میں بیداری کی لہر دوڑا دی —— علماء کرام کے بعد مسٹر ذوالفقار علی بھٹو میدان میں آئے اور انہوں نے وکلاء اور طلباء میں روحِ تازہ بھر دی جس کے نتیجہ میں تحریک جمہوریت بامِ ترقی پر پہنچ گئی اور جب پولیس نے شیرانوالہ باغ کے باہر علماء کرام اور روزہ نمازیوں پر لاٹھی چارج کیا تو اس کی صدائے بازگشت نے تحریک کو ترقی کی معراج پر پہنچا دیا۔ اور ہر آنے والا نیا دن اربابِ اقتدار کے لئے زوال کی خبر لانے لگا۔ چنانچہ اب یہ تحریک تمام رہنماؤں کی کوششوں سے معراجِ کمال پر ہے اور فی الواقعہ طلباء و علماء اور وکلاء ہی اس کی روحِ رواں ہیں۔

علماء کرام اسے مساجد میں خطبات کے ذریعے اور ملک میں تقریروں اور قربانیوں کے ذریعے جاری و ساری رکھے ہوئے ہیں اور عوام میں زندگی کی لہر دوڑا رہے ہیں —— طلباء عزیز کالجوں، سکولوں اور شاہراہوں پر اپنے خون سے اس میں رنگ بھر رہے ہیں اور وکلاء قانون کے دائروں میں رہ کر اسے اپنی منزل کی طرف بڑھا رہے ہیں ——

پس کسی رہنما کا یہ کہنا کہ دانشور طبقہ میں صرف وکلاء اور سیاسی رہنما ہی شامل ہیں اور وہی تحریک چلا رہے ہیں محض خام خیالی ہے —— علم کی مناسبت سے علماء اور فضلائے عصر سب سے پہلے دانشور طبقہ میں آتے ہیں اور ان کو نظر انداز کرنا باہمی تفریق کو ہوا دینے اور اسلام سے عداوت کے مترادف ہے —— بہرحال سیاسی رہنماؤں کو ہمارا مخلصانہ مشورہ ہے کہ انہیں علماء کے تذکرہ سے کترانا نہیں چاہئے بلکہ ان کی کوششوں کا کھلے دل سے اعتراف کرنا اور تحریک میں انہیں جائز مقام دینا چاہئے۔

بہاولپور کی انتظامیہ کی منتقمانہ کاروائی

۳۰ جنوری۔ مولانا عبدالقادر آزاد جنرل سیکرٹری اسلامی مشن پاکستان ملک کے مشہور علماء و خطباء میں سے ہیں اور انہیں ملک میں ایک اہم مقام حاصل ہے لیکن اخباری رپورٹوں کے مطابق بہاولپور کی ضلعی انتظامیہ نے نہایت بھونڈے انداز میں ان کے خلاف منتقمانہ کاروائی کا آغاز کیا اور ان کے مشن کا تمام ریکارڈ اپنے قبضہ میں کر کے ان کے خلاف غبن کا الزام لگانے اور ان کی شہرت و مقبولیت

(باقی صفحہ ۱۷)

جانشینِ شیخ التفسیرؒ کا پروگرام

حضرت مولانا عبیداللہ صاحب انور مدظلہ العالی ۱۴ فروری بروز جمعہ شیخوپورہ تشریف لے جائیں گے اور جمعہ کی نماز شاہی جامع مسجد میں ادا کریں گے۔ نماز کے بعد جمہوری مجلس عمل کے جلوس کی قیادت اور جلسہ عام سے خطاب فرمائیں گے۔ مولانا محمد اکرم آپ کے ساتھ ہوں گے۔ اور جامع مسجد شیرانوالہ میں خطبہ جمعہ حضرت مولانا سید حامد میاں صاحب مہتمم جامعہ مدنیہ ارشاد فرمائیں گے۔ انشاء اللہ!

(حاجی بشیر احمد)

مجلسِ ذکر

۴ر ذی قعدہ ۱۳۸۸ھ مطابق ۲۳ر جنوری ۱۹۶۹ء

تزکیۂ باطن

از: حضرت مولانا عبید اللہ انور دامت برکاتہم
مرتبہ: محمد عثمان غنی

اَلحَمدُ لِلّٰہِ وَکَفیٰ وَسَلَامٌ عَلیٰ عِبَادِہِ الَّذِینَ اصطَفیٰ : اَمَّا بَعدُ :—
فَاَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ :—

انعاماتِ الٰہیہ کا شکر ہم پہ واجب ہے

بزرگانِ محترم و معزز حاضرین! سب سے پہلے تو اس خالقِ ارض و سما، اس ذاتِ بے ہمتا کا شکریہ ادا کرنا ہم پہ لازم ہے کہ ہم جیسے بے مایہ انسانوں کو اس نے اپنے گھر میں جمع کرکے اپنی یاد کی توفیق عطا فرمائی، اللہ تعالےٰ نے ہمیں دولتِ ایمان و اسلام سے مالا مال فرمایا۔ میں کہا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اشرف المخلوقات میں پیدا کرنا، یہی اس قابل ہے کہ ہم تازیست اس کا شکریہ ادا کریں۔ لیکن افسوس ہے کہ لاکھوں نعمتیں کھا کر، ہزاروں انعامات سے سرافراز ہو کر بھی اکثر لوگ اپنے خالق و مالک کا شکر ادا کرتے رہیں۔ یہی نعمت کیا کم ہے کہ اللہ رب العزت نے تمام مخلوقات میں اشرف ترین رتبہ انسان کو دیا، انہی میں سے انبیاء پیدا کئے، انسان کو خلیفۃ اللہ فی الارض کے خطاب سے نوازا۔ اور مسجودِ ملائک بنایا۔ اس کے ساتھ ساتھ اللہ تعالےٰ کا کتنا بڑا احسان ہے کہ اس نے امتِ محمدیہ میں "خیر الامور اوساطہا" یعنی راہِ ہدایت پر چلنے والی جماعت کے ساتھ ہمیں وابستہ فرمایا۔ یہ بہت بڑا انعام ہے۔ آج کمیونسٹ بھی ہیں ساتھ ہیں مسلمان بھی ہیں، مسلمان کہلاتے ہیں اور ہمارے آئمۂ مجتہدین پر، صحابہ پر، خلفاء راشدین پر تبرا بھی کرتے ہیں (معاذ اللہ) ایسے لوگوں کا ایمان ہی سلب ہونے کا خطرہ ہے۔ سو یہ بڑی اللہ کی رحمت ہے، کرم ہے کہ ہم ہر بزرگ کے قائل ہیں، ہر مجتہد کے، ہر مجتہد کے، مفسر کے، عالم کے، پھر صحابہ میں سے ہر صحابی کے اور تمام اہل بیت کے ہم اسی طرح شیدا و والا ہیں جس طرح ہونا چاہئے۔ بے شک یہ ایک عظیم و جلیل سعادت ہے۔ پھر اللہ تعالےٰ نے نماز کی اپنی یاد کی اور توبہ کی توفیق دی ہوئی ہے، یہ کروڑوں مسلمانوں میں، لاکھوں، اربوں مسلمانوں میں کسی کسی کو ہی نصیب ہوتی ہے۔

اللہ کے نام کی کشش اور برکت

آپ کتنے خوش قسمت ہیں کوئی کسی جگہ سے، کوئی کسی جگہ سے بھائی آتے ہیں بعض بھائی پشاور سے محض اللہ کا نام پوچھنے کے لئے تشریف لائے ہیں، کتنے ہیں جو کراچی سے، کس قدر جو بے چارے ساہیوال سے، کوئی سیالکوٹ سے، کوئی گوجرانوالہ سے، کوئی لائلپور سے تشریف لاتے رہتے ہیں۔ یہ اللہ کے نام کی کشش اور برکت ہے اور یہ سنگت، دوستی، اعتصام بحبل اللہ، یہ جو باہم مل جل کے ہم اللہ کا نام لیتے ہیں۔ اس میں بڑی برکات ہیں یَدُ اللّٰہِ عَلَی الجَمَاعَۃِ۔ بے شک جماعت پر اللہ تعالےٰ کا ہاتھ ہے۔

جماعت پر اللہ تعالےٰ کا ہاتھ ہے

حضرتؒ ایک مثال دیا کرتے تھے کہ بازار میں جہاں پھل فروٹ، ترکاریاں نیلام ہوتی ہیں۔ ہر روز اوپر اچھی نیچے گلی سڑی لگا دیتے ہیں۔ خریدنے والے، بیچنے والے سب جانتے ہیں اوپر کا مال اور ہے اور نیچے کا اور ہے۔ انڈے یا کوئی اس طرح کی چیز یکساں بنانا تو قدرت کا کام ہے، کوئی آلو چھوٹا، کوئی بڑا، کوئی آم چھوٹا کوئی بڑا، کوئی گلا سڑا کوئی کچا، کوئی خود تیار اور خوشنما، تو خریدنے والا ساری ٹوکری خریدتا ہے۔ حضرتؒ فرمایا کرتے تھے جماعت والی نمازوں میں سے پتہ نہیں کس نیک آدمی کی کون سی نیکی اللہ کو پسند آ جائے تو وہ ساری کی جماعت کو قبول فرما لیں گے ؎

شنیدم کہ در روزِ امید و بیم
بداں را بہ نیکاں بہ بخشد کریم

اس میں اچھوں کے ساتھ بُرے بھی لگ جائیں گے، کام آ جائیں گے۔ یہی جماعت میں آپ ذکر کے لئے جمع ہوکے اللہ کی یاد کرتے ہیں، استغفار کرتے ہیں تو خدا معلوم کون سا اللہ کا محبوب ہے، مقبول ہے، کون سا گناہوں سے محفوظ ہے، اللہ تعالےٰ اس کے صدقے میں سبھی کو معاف فرما دیں تو یہ کتنی بڑی نعمت ہے!! اس لئے یَدُ اللّٰہِ عَلَی الجَمَاعَۃِ — جماعت پر اللہ تعالےٰ کا ہاتھ ہے مسلمانوں کو تو حکم ہی یہ ہے کہ تم دو ہو تو ایک کو امیر بنا لو۔ تین ہو تو ایک کو اپنا مقتداء بنا لو۔

اپنی اولاد کو اصلی سچّا کھرا اور محمّدی مسلمان بنائیے

سو اس اعتبار سے ہم امّتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لانے کی وجہ سے (اشرف المخلوقات تو ویسے ہی ہیں) اور زیادہ مرتبہ بڑھ گیا، پھر لاکھوں مسلمانوں کا عقیدہ فاسد، شرکِ جلی یا خفی کا شکار، بدعات میں مبتلا، ہزاروں وہ ہیں جو (معاذ اللہ) صحابہ کو گالیاں دیتے ہیں، خرافات بکتے ہیں، تبرّا بھیجتے ہیں، ان تمام افراط و تفریط سے بچا کر خدا نے آپ کو خَیرُ الاُمُورِ اَوسَاطُہَا، صراطِ مستقیم پر عمل کی توفیق دی، اس کا بھی شکر ادا نہیں ہو سکتا۔ لیکن میری گذارش یہ ہے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ کا شکر ضرور بجا لانا چاہئے کہ اللہ نے مسلمان ماؤں بہنوں کے گھروں میں پیدا کیا — آئندہ آپ کی نسلیں جو ہیں وہ اصلی سچی کھری محمدی مسلمان ہونی چاہئیں۔ اس کے لئے تبلیغ کی ضرورت ہے۔ سات سال کا بچہ ہو نماز شروع کرائیں، دس سال کا ہو انگلی پکڑ کر مسجد میں لے جائیں۔ جب جوانی کو پہنچ جائے تو اللہ کی یاد کو سب سے مقدّم رکھیں اور اس کے بعد دنیا کے علوم و فنون بھی بے شک پڑھائیں۔ رزّاقِ کریم نے روزی تو دینی ہی دینی ہے۔ گنڈیری بیچنے والے کو بھی دیتا ہے، جج یا بیرسٹر کو بھی دیتا ہے، ڈاکٹر کو بھی دیتا ہے، انجنیئر کو بھی دیتا ہے، اس نے تو دینا ہی دینا ہے۔ لیکن کیوں نہ اللہ تعالےٰ آپ کی اولاد کو نیک سے نیک، صحت مند سے صحت مند اور زیادہ سے زیادہ لائق فائق بنائے۔ تو لائق فائق، کامل اکمل انسان تب بن سکتا ہے کہ اس کے دونو حصّے ٹھیک ہوں ظاہر کا بھی، باطن کا بھی۔

رنگ فروش اور رنگ ساز

حضرتؒ فرمایا کرتے تھے رنگ فروش ہیں علماء کرام، رنگ ساز ہیں اللہ والے، صوفیاء عظام۔ یعنی رنگ ساز جو ہے وہ اور ہے، رنگ فروش اور ہے، جو کپڑوں کو رنگ دیتا ہے وہ اور ہے، رنگ بیچنے والا اور ہے۔ علماء دین پڑھا دینگے، رستہ بتا دیں گے، صوفیاء، اہل اللہ عملاً اس پر عمل کرکے دوسروں کو سینہ بسینہ اور سلسلہ بسلسلہ ان کو دین پر عمل کے قابل کر دیں گے۔ حضرتؒ فرمایا کرتے تھے قرآن میں آتا ہے۔ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ (پ ۱۵ س بنی اسرائیل ع ۹ آیت ۷۹) ہزار تقریر کر سکتا ہے ایک عالم دین۔ لیکن اگر پابند نہیں ہے تو ایک دن بھی شاید تہجد نصیب نہ ہو۔ لیکن اللہ والا ہے تو شاید تہجد کے معنے بھی نہ جانتا ہو لیکن قضا نہیں ہو پاتی۔

جیسی نیت ویسا پھل

بہتر یہی ہے طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَّ مُسْلِمَةٍ۔ ہر مسلمان پہلے علم دین کو پڑھے۔ اس کے بعد عمل کا نمبر آتا ہے۔ اور صحبت صالح اختیار کرے۔ کسی استاذ سے قرآن حکیم کے الفاظ سیکھے، کسی سے نماز کا طریقہ سیکھا۔ کسی وقت نماز پڑھتے پڑھتے دوسروں کو اس طرف راغب کرنے کا موقع ملا، کبھی اپنے اساتذہ کے ساتھ بیٹھ کر قرآن و حدیث کی تفہیم اور ان کی تعلیم اور ترجمہ اور مفہوم ادا کرنے کی توفیق ہوئی، یہ سارا سلسلہ عبادت کا بن جاتا ہے۔ جیسے آپ گھر سے چلتے، ہیں کوئی شیخوپورہ، گوجرانوالہ سے، ایک ایک قدم، ایک ایک منٹ، ایک ایک پائی جو خرچ ہو رہی ہے وہ نجات کا سامان بن رہا ہے (اگر نیت بخیر ہے) نیت معاذ اللہ اخلاص کی نہیں ہے، اللہ کی رضا کی نہیں ہے، خشوع خضوع کی نہیں ہے دنیوی مقصد پیش نظر ہے تو پھر اللہ تعالیٰ نیتوں کو بہتر جاننے والا ہے۔ لیکن اگر کوئی کسی کام سے آیا اور مجلس ذکر میں شریک ہو گیا، کسی کام کو بازار جاتے اور نماز پڑھ آئے تو یہ نہیں کہ نیت میں فساد ہے (معاذ اللہ)

دونو کام ہم خرما و ہم ثواب۔ اور کیا چاہتے؟ ایک شخص حج کے لئے جاتا ہے، تجارت بھی کر لیتا ہے لیکن مقصود تجارت نہیں، مقصود حج ہے، اسی طرح نماز کے لئے انسان نکلتا ہے دوسرے کام کرتا ہے، نماز کی خاطر وضو کرتا ہے، جسم پاک کرتا ہے۔ (ویسے بھی پاک کرنا پڑتا ہے کافروں کو، مشرکوں کو) لیکن آپ نے نماز کے لئے جمعے کے دن غسل کیا، عطر لگایا، سنتِ رسولؐ سمجھ کے، عطر لگانا بھی ثواب اور عبادت ہے۔ نماز کی تیاری کے لئے حوائج ضروریہ سے فراغت بھی باعث اجر ثواب ہے۔ اور کوئی دو میل سے جامع مسجد میں آتا ہے، کوئی دو فرلانگ سے آتا ہے۔ جیسا عمل ویسا اجر۔ جتنا گڑ اتنا میٹھا۔

ہماری جماعت کو استقامت حاصل ہے

یہی میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ سنگت، یہ جمعیت، یہ اللہ کا نام لینے کا جو معاشرہ اور سوسائٹی جو آپ کے اخلاص عمل نے الگ قائم کر ڈالی ہے اس میں دن بدن فروغ ہو رہا ہے۔ یہ قرآن کی صداقت اور علماء حق کی حقانیت کی دلیل ہے اور پھر اللہ کا کرم شامل حال ہے کہ جو ایک دفعہ آتا ہے وہ پیچھے نہیں ہٹتا بلکہ آگے ہی بڑھتا ہے۔ آپ میں سے بعض حضرات تیس تیس، چالیس چالیس سال سے حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے وابستہ ہیں۔ بفضلہ تعالیٰ کبھی بداعتمادی نہیں پیدا ہوئی، کبھی دماغ میں خلل نہیں آیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو اور حقائق حق کو ایک ساتھ دیکھنے کی توفیق عطا فرمائی۔ دعا ہی انہوں نے یہی سکھائی ہے۔ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَّ اَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلًا اے اللہ! ہمیں وہ ہدایت اور نور بصیرت عطا فرما کہ نیکی کو نیکی جانیں، بدی کو بدی، روشنی کو روشنی، اندھیرے کو اندھیرا کہیں، حق کو حق جانیں، ناحق کو ناحق جانیں۔ یہ چیز علم سے حاصل ہوتی ہے اور اس کے اندر اللہ اللہ والوں کی صحبت میں جاکر پختگی پیدا ہوتی ہے۔ سیرت اور کردار میں پختگی بڑی ضروری ہے وہ عمل سے آتی ہے ؎

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

اصل چیز عمل ہے

آپ لاکھ باتیں جانتے ہوں لیکن عمل نہیں کرتے، حرام سے نہیں بچتے، حلال اور حرام دونو کھاتے جاتے ہیں تو اس علم کا فائدہ ہی کیا؟ وہ تو الٹا وبال جان بن جائے گا۔ ایک جج ہے، چوری کرتا پکڑا جائے، ایک تھانیدار چوری کرتا پکڑا جائے، اس کے بعد ملامت کس کو کی جاتی ہے؟ کوئی آن جانا، کوئی مصیبت کا مارا یا جس کا کام ہی یہ ہے کہ بدمعاشوں کے ساتھ بیٹھنا اٹھنا، وہ کریں تو کریں، تم قانون کے محافظ ہو کے کرتے ہو؟ تم قانون دنیا کو سکھاتے ہو، امن کی تلقین کرتے ہو اور تم ہی دنیا میں فیصلے کرتے ہو۔ تم ہی اگر جرم کرو تو یہ بہت بڑا جرم ہے ؎

گر گناہے بکنی در شب آدینہ بکن
تاکہ از صدر نشینان جہنم باشی

یعنی گناہ کرو تو جمعے کی رات کو کرو تاکہ گناہ بھی ڈبل ہو۔ تم اگر جنت میں جاتے تو اونچے مقام پاتے۔ بدی بھی کرو تو اس درجے کی کہ جہنم میں بھی بڑا اونچا مقام ملے جیسا کہ فرعون اور ہامان کو ملا۔ تو بہرحال صدارت اور وزارت چاہیئے۔ چاہے انہیں کفر کی مل جاتے یا کہیں کی مل جائے۔ اللہ نے ہمیں اس چیز سے بچایا ہوا ہے۔ ہم سے ادنیٰ نیکی کا عمل ہو جائے۔ ہم اسے اللہ کا فضل اور اس کا احسان جانتے ہیں۔ اس میں اپنا کوئی کمال نہیں۔ اللہ تعالیٰ علم دین کی ذرا سی سمجھ دے دیں۔ ہم کہتے ہیں تیرا فضل ہے، تیرا احسان ہے۔ ہم تو اس لائق ہی نہیں تھے۔ کہ تیرے کلام کو ہاتھ بھی لگا سکتے ؎

ہزار بار بشویم دہن زمشک و گلاب
ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی ست

مسلمان وہ ہے جس میں خوفِ خدا ہو

قرآن میں اللہ تعالیٰ نے صاف فرمایا۔ لَا يَمَسُّهٗ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ؕ (پ ۲۷ س الواقعہ ع ۳ آیت ۷۹) اس میں بیسیوں بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور سینکڑوں نبیوں کا ذکر خیر آیا اور ان کی تعلیمات کا باربار ذکر آیا۔ چہ جائیکہ انسان کو ظاہری پاکیزگی بلکہ اندر کی، باطنی پاکیزگی کی زیادہ ضرورت ہے۔ مثلاً حرام نہ کھائے، مشتبہ مال نہ کھائے،

کسی کی جان مال کو، عزت و آبرو کو نقصان نہ پہنچائے جو قرآن کا اور اسلام کا مقصد ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تو فرماتے ہیں اگر مسلمان مسلمان کی طرف ہتھیار کا اشارہ بھی کر دے، فَلَیْسَ مِنَّا۔ وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ وہ کافر ہو جاتا ہے۔ اب بتائیے آج مسلمان کتنے مسلمانوں کو قتل کرتے ہیں؟ یا ظلم کرتے ہیں، زیادتیاں کرتے ہیں، چوریاں ڈکیتیاں کرتے ہیں۔ مسلمان مسلمان ہوتے ہوئے ڈاکو ہے، چور ہے، زانی ہے، شرابی ہے، یہ ہے، وہ ہے۔ یہ دونوں چیزیں جمع نہیں ہو سکتیں۔ سچا مسلمان ہے تو وہ کبھی شرابی نہیں ہو سکتا، رشوت خور نہیں ہو سکتا، کبھی نہیں ہو سکتا وہ دروغ گو، نقصان پہنچانے والا نہیں ہو سکتا۔ اور اگر یہ کمزوریاں ہیں تو پھر اس کے معنے یہ ہیں کہ آپ کی تعلیم و تربیت ناقص ہے۔ آپ کو اسلام کی، دینِ اسلام کی ہوا ہی نہیں لگی۔ یہ چیز علمائے ربانی ہی کی صحبت میں جا کر پیدا ہوتی ہے کہ خوف خدا پیدا ہوتا ہے، نہ کسی کا مال کھاتا ہے، نہ کسی کی عزت کو نقصان پہنچاتا ہے اور نہ کسی کی اولاد کو۔

آپ دیکھتے ہی ہیں اخباروں میں ہر روز آتا رہتا ہے وہ گروہ بھی ہیں جو ایک ضلعے سے دوسرے ضلعے میں جا کر ڈاکہ ڈالتے ہیں۔ وہ بھی ہیں جو بچوں کو اٹھا کر کے مشرقِ وسطیٰ میں جا کر کے بیچ ڈالتے ہیں۔ مسلمانوں کے بچے مسلمان چراتے ہیں، اٹھاتے ہیں اور ان کے لئے سوہانِ روح بن جاتے ہیں، اور مسلمانوں کے ہاں جا کر کے اونے پونے میں بیچ کر کے اپنی روٹی کماتے ہیں۔ یہ لوگ کس قدر لعنتی ہیں، کس قدر خدا کے نافرمان ہیں اور مستوجب سزا۔ یہ ان کو سیدھا جہنم میں نہیں لے جائے گی؟ جنہوں نے ماں باپ کو اور بچوں کو تڑپا تڑپا کے ظلم کیا۔ مسلمان تو وہ ہے جس کے اندر خوف خدا ہو۔ خوفِ خدا پیدا ہے تو وہ مسلمان ہے۔ اگر نہیں ہے تو حضرتؒ فرمایا کرتے تھے دو ٹانگوں والا موذی، اخبث اور سب سے زیادہ بدفطرت اور اس سے زیادہ کتنے ہی گنا کرتے تھے بدمعاش، موذی، فاسق، ہزار جو کچھ ہو سکتا ہے۔ لیکن فرمایا کرتے تھے کہ نیکی آئے گی تو اسی ڈھانچے میں آئے گی، دو ٹانگوں والے، دو ہاتھوں والے سانچے میں نبی بنائے، ولی بنائے، صدیق بنائے، شہید بنائے۔ لیکن اگر اس کو یہ چیزیں نصیب نہیں، خدا کا نافرمان ہے تو پھر شیطان لعین سے بھی آگے بڑھ جاتا ہے یعنی شیطان کا بھائی بن جاتا ہے مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ دونوں میں سے ہیں۔

حقوق اللہ اور حقوق العباد

آپ کا پرہیز تو یہی ہے کہ مشتبہ حرام اور نااہلوں کی صحبت سے بچیں۔ علاج ہے ذکر اللہ، اللہ تعالیٰ کی عبادت۔ یعنی اللہ کی ذات کو عبادت سے، اللہ کے نبیؐ کو اطاعت سے، اللہ کی مخلوق کو خدمت سے راضی رکھو۔ کہنے کو تو دو منٹ میں جملہ ادا ہو گیا لیکن عمل کرنے کے لئے ایک زندگی درکار ہے۔ حضرتؒ فرمایا کرتے تھے، بندے سے توڑ، اللہ سے جوڑ۔ یعنی جو حق بندوں کا ہے بندوں کو دو جو خدا کا ہے خدا کو دو۔ یہ نہیں ہے کہ خدا کے بجائے بندوں کو سجدہ شروع کر دو اور یہ بھی نہیں کہ تم کسی کو بھی سجدہ نہ کرو۔ جس کے لئے اللہ نے پیدا کیا وہ کرو۔ انسانوں کے ساتھ صلۂ رحمی کا حق ادا کرو، پڑوسیوں کا حق ادا کرو، یتامیٰ کا حق ہے، بیوگان کا حق ہے، آپ کے ماتحتوں کا حق ہے۔ یہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی پوری فہرست ہے قرآن میں۔

اپنا مال خود راہِ خدا میں خرچ کرو

آپ کے اخلاق کی اصلاح اسلام ہی کر سکتا ہے، اسلام ہی کے اندر وہ اقدار و نظریات ہیں جو انسانیت کو درجۂ کمال تک پہنچانے والے ہیں۔ سیرت نبویؐ سے بڑھ کے اور کون سا اخلاقی ضابطہ ہو سکتا ہے؟ ہمیں حکم یہ ہے کہ تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ اللہ تعالیٰ معاف کرتا ہے، تم بھی درگذر کرو۔ اللہ تعالیٰ ستار العیوب ہے۔ قاضی الحاجات ہے، تم بھی جہاں تک ہو سکے اپنی جو وافر دولت ہے وہ دوسروں پر تقسیم کرو، صدقہ خیرات کے طور پر تاکہ اضعافاً مضاعفہ تمہیں ملے۔ یہاں تو

افلاس کا اسلامی حل

خدام الدین کے اسی شمارہ میں سامنے صفحہ ۷ پر جو مضمون بعنوان "افلاس کا اسلامی حل" شائع ہوا ہے اس میں صاحب مضمون کا نام رہ گیا ہے۔ صفحہ ۷ کی کاپی چونکہ پہلے پریس چلی گئی تھی اس لئے قارئین کرام نوٹ فرمالیں کہ یہ مضمون مولانا خالد علوی ایم اے لیکچرار پنجاب یونیورسٹی کا ہے۔ (ادارہ)

آپ خالی ہاتھ آئے تھے خالی ہاتھ چلے جائیں گے، جو کچھ کمایا یہیں رہ جائیگا۔ تم نہیں راہِ خدا میں خرچ کرو گے بعد میں آنے والے گلچھرے اڑائیں گے۔ اس لئے تم زکوٰۃ، صدقہ، خیرات اور حج و عمرہ وغیرہ جو فرائض ہیں ان کو ادا کرکے اس روپے کو ٹھکانے لگا جاؤ۔ بعد والوں کو بھی اللہ تعالیٰ دے گا۔ وہ اپنے کام کاج کریں گے۔

حلال وحرام کی تمیز

اور اگر ان کے حق میں بچ جائے تو یہ نہیں ہے کہ اسے بہرحال ضائع ہی کرکے جاؤ۔ اللّوں تللّوں میں برباد کرکے جاؤ بلکہ اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ (پ ۱۵ س بنی اسرائیل ع ۳ - آیت ۲۷) جو ناحق مال خرچ کرکے جائیں گے وہ شیطان کے بھائی بند ہوں گے اس کی بھی بازپرس ہو گی لیکن حرام کمانے کی اس سے پہلے بازپرس ہو گی۔ حلال کا مال ہو گا حلال جگہ خرچ ہو گا، حرام کا مال ہو گا حرام جگہ خرچ ہو گا۔ یہاں جب آپ دیکھتے ہیں کہ خدا کی نافرمانی میں، فواحش و منکرات میں روپیہ خرچ ہوتا ہے اور نہیں خرچ ہوتا تو وہ زکوٰۃ کے لئے یا بیوگان و یتامیٰ کے حق میں نہیں خرچ ہوتا، مساجد اور درسگاہوں اور وہاں کے علماء پر نہیں خرچ ہوتا تو یقین جانئے کہ وہ مال حرام ہے۔ جس سے نیکی کی صلاحیت سلب ہو جاتی ہے، عبادت کی توفیق ہی نہیں رہتی اور اگر عبادت کرے تو قبول نہیں ہوتی۔

احسان کا درجہ

میں یہ ساری باتیں اس لئے عرض کر رہا ہوں کہ یہ تزکیہ ہمارا مقصود بالذات ہے اور حدیث میں اسے احسان کہا گیا ہے کہ یوں خدا کی عبادت کرو

افلاس کا اسلامی حل

افلاس سے مراد بالعموم انسان کی وہ کیفیت ہے جس میں اس کے پاس مال کی شدید کمی ہو جاتی ہے۔ عربی زبان اس کے لئے فقر کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ مفلس یا فقیر وہ انسان ہے جس کے پاس کفالت کے لئے مال نہ ہو۔ افلاس انفرادی اور اجتماعی طور پر تقریباً تمام انسانی معاشروں میں موجود ہے افلاس ایک مصیبت ہے جسے بالارادہ کوئی شخص بھی پسند نہیں کرسکتا۔ انسانی مزاج اس سے طبعی نفرت رکھتا ہے۔ افلاس بنیادی طور پر ایک معاشرتی برائی ہے۔ جو معاشی مسئلہ کی صورت میں رونما ہوتی ہے۔ انسانی معاشرت کے اس اہم مسئلے کو کسی دَور میں نظر انداز نہیں کیا گیا۔ ہر زمانے کے انفرادی اور اجتماعی نظام نے اس کے متعلق اپنا فیصلہ سنایا ہے ہم اپنی سہولت کے لئے اس نقطہ نظر کو دو حصوں میں تقسیم کرسکتے ہیں۔

مذہبی - لا مذہبی

قبل اس کے کہ ہم اس کی بحث کریں ایک ضروری بات عرض کرنا مناسب سمجھتے ہیں کہ افلاس کا تعلق دنیوی اشیاء سے ہے قدرت نے وسائل اور ذرائع آسائش کائنات میں ودیعت کر رکھے ہیں اور انسانوں کو یہ صلاحیت دی ہے۔ کہ وہ اپنی ضروریات کی اشیاء حاصل کریں۔ ظالمانہ معاشرت نے چند افراد کے دست تسلط کو تقویت دی اور بقیہ حصہ محدود وسائل پر قانع رہنے پر مجبور ہوگیا۔ یہی طبقہ ہر دور میں افلاس کی تصویر رہا ہے۔ افلاس کے مفہوم میں صرف مال کی کمی نہیں بلکہ اشیاء صرف سے محرومی بھی شامل ہے۔ حالانکہ خلّاق عالم نے کسی کو محروم المعیشت نہیں پیدا کیا۔

مذہبی نقطۂ نظر

مذہب میں چونکہ روحانیت پر بہت زور دیا جاتا ہے۔ اور روحانی پاکیزگی اور باطنی صفائی انسانیت کی معراج تصور ہوتی ہے۔ اس لئے اس کے حصول میں شب و روز کسی تک و دو مال زیست خیال کی جاتی جاتی ہے۔ بدقسمتی سے بعض مذاہب جسم و جان کے امتزاج سے ان کے توازن و اعتدال کے فلسفہ کو نہ سمجھ سکے اور جسم جو مادی ضرورتوں کا نمائندہ ہے کہ روحانی ارتقا راہ میں رکاوٹ گردانے لگے۔ نتیجہ یہ کہ اشیا کائنات سے بے تعلقی ضروریات زندگی سے کنارہ کشی اور جذب وشوق کی کیفیتوں میں استغراق کلی مدار نجات قرار پائے۔ کسی چیز کا مالک نہ ہونا کمال روحانیت قرار پایا۔ بدھ بھکشو اور مسیحی راہب کنارہ کشی تجرد اور بھیک مانگتے پھرنے کو اپنی تکمیل سمجھتے تھے اور لوگوں کے نزدیک افلاس ایک نعمت ہے اور ملکیت اشیا ایک گناہ کیونکہ ذمہ داریوں کے بڑھنے سے روحانیت میں فرق آتا ہے۔

کچھ مذہبی حلقے اسے ناپسند کرتے ہیں لیکن اسے تقدیر الٰہی کا عمل سمجھتے ہیں۔ لہٰذا جو کچھ اس کائنات میں ہوتا ہے وہ مشیتِ ایزدی سے ہوتا ہے اور صحیح ہوتا ہے البتہ اغنیا کے لیے ضروری ہے کہ وہ انفرادی احسان کے تحت فقرا و مفلسین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئیں اور اس طرح یہ مسئلہ جزوی طور پر حل ہو جائے گا۔

لادینی نقطۂ نظر

انسانی زندگی میں چونکہ اصلاحی کوششیں خالص عقلی و فکری و اور تجربی لحاظ سے بھی ہوتی ہیں اس لئے ہم دیکھتے ہیں کہ کئی معاشروں نے خالص فکری و عقلی بنیادوں پر اس کے متعلق نہ صرف اظہار رائے کیا ہے بلکہ اس فلسفہ پر عقلی معاشرہ قائم کیا ہے۔ ان مادی فلسفوں کی بہترین تعبیرات دور جدید کی سرمایہ داری اور اشتراکیت ہیں اس لئے ہم انہی کے فکر پر اکتفا کریں گے۔

سرمایہ داری

سرمایہ دارانہ نقطۂ نظر یہ ہے کہ کائنات رزم گاہ ہے اور ہر شخص اپنے عمل اور اپنی کوششوں کا پھل کھاتا ہے۔ جو مفلس و نادار ہے وہ اپنی کم ہمتی اور بے عقلی کی وجہ سے ہے اس کے ذمہ دار معاشرہ، حکومت اور دولت مند نہیں ہیں اس خود غرضانہ طرز عمل کے خلاف انسانی احتجاج نے ان لوگوں کو مجبور کردیا ہے کہ وہ اس میں ترمیم کریں چنانچہ عصر حاضر کی رفاہی ریاست میں اولین چیز لوگوں کے افلاس کو دور کرنا ہے اور اس کے لئے انہوں نے کئی ذرائع تجویز کئے ہیں۔ مثلاً بیمہ، اجتماعی امدادی ادارے اور کفالت عامہ کے اصول جن سے بنیا ذہنیت قدرے تبدیل ہوگئی ہے لیکن اصولی فیصلہ اب بھی وہی ہے کہ افراد انفرادی طور پر اپنے افلاس کے ذمہ دار ہیں کسی دوسرے کو اس کا ذمہ دار نہیں قرار دیا جاسکتا اور ہر شخص کو یہ حق حاصل ہے۔ کہ اپنے وسائل میں جتنا اضافہ کرسکتا ہے کرلے

اشتراکیت

اشتراکیت سرمایہ دارانہ ذہن کا شدید رد عمل بھی ہے اور اس کی ارتقائی صورت بھی۔ اس کے نزدیک افلاس ایک لعنت ہے جو مالکان وسائل نے محرومین پر مسلّط کر رکھی ہے۔ وسائل کائنات اصل شئے یہ ہے کہ اُن سے انسانی ضروریات کی تسکین ہو مقصود زیست یہ ہے کہ ہر انسان ان وسائل سے استفادہ کرے اور اپنی بنیادی ضروریات کے لئے سامان شخصی حاصل کرے۔ اس سے زائد جو کچھ ہے۔ وہ انسان کے خود ساختہ معبود ہیں۔ خواہ وہ مذہب اور روحانیت ہے یا انفرادی آزادی کیونکہ یہ سب کچھ چند انسانوں کی تسکین کا باعث ہیں۔ لہٰذا ضروری ہے کہ وسائل معیشت کے حصول میں آزادانہ مسابقت اور شخصی ملکیت کو ختم کردیا جائے۔ اور تمام افراد ریاست حسب ضرورت وسائل حاصل کرسکیں اشتراکیت نے انقلابی سرگرمیوں سے حکومتوں کے تختے اُلٹے۔ معاشرتی نظاموں کو درہم برہم کیا اور سب سے بڑھ کر انسانی حکومت کو پامال کیا اور ایک ایسا معاشرہ تشکیل کیا جس میں بظاہر افلاس نظر نہیں آتا لیکن فی الحقیقت پورا معاشرہ مفلس ہے اور صرف چند دانا کرم گستری کر رہے ہیں۔

یہ ہیں وہ طرزہائے عمل جو مذہب اور

لامذہبیت نے افلاس سے متعلق اختیار کئے ہیں۔ اب ہم اسلامی طرزِ عمل اور حل پیش کرتے ہیں۔

اسلام

اسلام چونکہ ان محدود معنوں میں مذہب نہیں ہے اس لئے یہ زندگی کی کسی تقسیم کا قائل نہیں ہے۔ وہ ایک معتدل و متوازن نظام ہے اس لئے اس میں نہ تو راہبانہ و بھگشوانہ تجرد و تفرد اور نہ سرمایہ دارانہ زندیقیت۔ وہ نہ تو افلاس کو نعمت ہی قرار دیتا ہے اور نہ دولتمندی کو جرم۔ اسلام امتزاج جسم و روح کا ایک عملی پروگرام دیتا ہے جو اس دنیا اور اسی دنیا کے انہی عوام کے متعلق ہے اور جسے پورا کرنا مسلمانوں کا کام ہے۔ اسلام افلاس کو انفرادی اور اجتماعی زندگی کے لئے مہلک سمجھتا ہے۔ افلاس کے متعلق اسلام کا نقطہ نظر فطری اور انسانی ہے۔ اسلام نے اس حقیقت کو اچھی طرح بیان کیا ہے۔ کہ افلاس کے ہوتے ہوئے کوئی دینی اور اخلاقی اور فکری و سیاسی ترقی نہیں ہوسکتی۔

افلاس جو کھینچتا ہے زر کی طرف
کم بخت مسلسل ہو تو کافر کردے

قرآن و سنت نے افلاس کی حقیقت اور حیثیت کے متعلق واضح نصوص دی ہیں۔ مثلاً کاد الفقر ان یکون کفرا۔ ترجمہ:۔ قریب ہے کہ فقر کفر بن جائے (یعنی سبب کفر)
(ابو نعیم فی الحلیہ عن انس)

نبیؐ کی دعاؤں میں افلاس اور کفر دونوں سے پناہ مانگی گئی ہے اس سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ آپ جناب کی نظروں میں اس کی کیا حیثیت تھی۔ وہ دعائیں یہ ہیں۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْکُفْرِ وَالْفَقْرِ: اے اللہ میں کفر اور فاقہ سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ (ابو داؤد وغیرہ)

۱۔ حضرت نے حضرت انس کے لئے دعا فرمائی اللھم اکثر ماله: اے اللہ اس کے مال میں اضافہ فرما۔

اور ابوبکرؓ کے تعریف میں فرمایا:۔

۱۔ ما نفعنی مال کمال ابی بکر:۔ مجھے ابوبکرؓ کے مال سے زیادہ کسی مال نے نفع نہیں پہنچایا

۲۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ من الْفَقْرِ والْقِلَّةِ والذلّةِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ:۔ اے اللہ میں فاقہ و قلت مال اور ذلت سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں ایسے پناہ چاہتا ہوں کہ میں ظلم کروں یا مجھ پر ظلم ہو۔

قرآن پاک میں نبی کے متعلق بیان ہوا ہے وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰی :۔

ترجمہ۔ اور اس نے آپ کو تنگدست پایا پھر غنی کردیا

امام بخاریؒ قرض کے اثرات کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے۔

اِنَّ الرَّجل اِذَا غَرِمَ اِسْتَدَانَ حَدَّثَ فَکَذِبَ وَوَعَدَ فَاَخْلَفَ :۔ بلاشبہ انسان جب فاقہ مست ہوتا ہے تو قرض لیتا ہے بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ کرتا ہے تو خلاف ورزی کرتا ہے۔

افلاس ایک ایسی لعنت ہے۔ جس کے سبب بے شمار جرائم وجود میں آتے ہیں حتیٰ کہ چوری، زنا اور قتل اولاد تک کا ارتکاب ہوتا ہے۔ حضرت عمرؓ نے قحط کی وجہ سے چوری کی سزا کو ملتوی کیا تھا۔ کیونکہ افلاس کے باعث غلطی کا امکان ہو سکتا ہے اس لئے جب تک افلاس کا علاج نہ ہو جائے اس وقت تک بات نہیں بنتی اور قرآن نے قتل اولاد کے ضمن میں کہا ہے:۔

ولا تقتلوا اولادکم خشیة املاق نحن نرزقھم وایاکم ان قتلھم کان خطاء کبیرا :۔ اپنی اولاد کو فاقہ کے خوف سے قتل نہ کرو ہم انہیں بھی رزق دیتے ہیں اور تمہیں بھی ان کا قتل بڑا گناہ ہے۔

نبیؐ سے سوال کیا گیا۔ کہ کون گناہ بڑا ہے تو آپ نے جواب میں فرمایا

اَیُّ الذنب اَعظم قَالَ ان تجعَلَ لِلّٰہِ ندًا وَھُوَ خلقكَ قَالَ ثُمَّ اَیُّ قَالَ اِنْ تقتُلُ وَلَدَكَ مَخَافَةً اَنْ اَنْ یَطْعَمَ مَعَكَ :۔ کون سا گناہ بڑا ہے تو آپ نے فرمایا کہ تو اللہ کا ہمسر بنالے حالانکہ اس نے تجھے پیدا کیا اس نے عرض کیا پھر کون سا تو آپ نے فرمایا کہ تو اپنے بچے کو اس خوف سے قتل کر ڈالے کہ وہ تیرے ساتھ کھائے گا

اسی طرح اسلام مال و دولت کی خیانت کا قائل بھی نہیں اور نہ ہی فقر و ناداری کو وہ مقدس سمجھتا ہے۔ مال کے لئے قرآن نے فضل اور خیر کے الفاظ استعمال کئے ہیں۔ اسلام زندگی کے اعتدال و توازن کے ساتھ چلتا ہے۔ اسی لئے افلاس کو ایک مسئلہ سمجھتا ہے جس کے حل کے لئے وہ بہتر اور مکمل پروگرام دیتا ہے

حل: اسلام سب سے پہلے یہ بتاتا ہے۔ کہ حرص و لالچ بُری بلا ہے اور دولت کے بارے میں خصوصی طور پر انسانی طبیعت بڑی اثر پذیر ہے

زُیِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّھَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِیْنَ وَالْقَنَاطِیْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّھَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَیْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَاللّٰہُ عِنْدَہٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ ٥

ترجمہ:۔ لوگوں کو ان کی خواہشوں کی چیزیں یعنی عورتیں اور بیٹے اور سونے اور چاندی کے بڑے بڑے ڈھیر اور نشان لگے ہوئے گھوڑے اور مویشی اور کھیتی بڑی زینت دار معلوم ہوتی ہے مگر یہ سب دنیا ہی کے زندگی کے سامان ہیں اور خدا کے پاس بہت اچھا ٹھکانہ ہے۔

حضورؐ نے فرمایا ہے:۔

لَوْ کَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِیَانِ مِنْ ذَھَبٍ لَابْتَغٰی ثَالِثًا وَلَوْ کَانَ لَهٗ ثَالِثٌ لَابْتَغٰی رَابِعًا وَلَا یَمْلَأُ عَیْنُ ابْنِ آدَمَ اِلَّا التُّرَابُ

ترجمہ۔ اگر ابن آدم کی سونے کی دو وادیاں ہوں تو وہ تیسری چاہے گا۔ اور اگر تین ہوں تو چوتھی کی خواہش کرے گا۔ اور ابن آدم کی آنکھ کو مٹی کے سوا کوئی چیز نہیں بھر سکتی۔

اسلام اس حرص و طمع کا قلع قمع کرکے انسانی طبیعت میں اعتدال پیدا کرتا ہے۔ یہی سبب ہے کہ .... دولت سے تنفر کی نصوص ہمیں نظر آتی ہیں۔

۲۔ دوسری یہ کہ خالق کائنات نے بعض تکوینی مصلحتوں کے تحت تقسیم رزق کی ہے اس پر حاسدانہ نظر ناپسندیدہ ہے

۱۔ وَاللّٰہُ فَضَّل بَعْضَکُمْ عَلٰی بَعْضٍ فِی الرِّزْقِ۔ ترجمہ۔ اور اللہ نے بعض لوگوں کو بعض پر رزق میں فضیلت دی ہے۔

۲۔ اِنَّ رَبَّكَ یَبْسُطُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیَقْدِرُ ترجمہ۔ بلاشبہ آپ کا رب جسے چاہتا ہے رزق میں کشائش دیتا ہے یا تنگی

۳۔ ھوالذی جعلکم خلٰئف الارض ورفع بعضکم فوق بعض در لیبلوکم فی ما اتکم

ترجمہ۔ اللہ وہ ذات ہے جس نے تمہیں زمین پر خلیفہ بنایا اور بعض کو بعض پر درجات میں بلندی دی تاکہ دیئے پر تمہیں آزمائے۔

سو جس طرح انسان دوسری مذہبی صلاحیتوں

میں اختلاف کو برداشت کرتا ہے یہاں بھی اسے صبر و تحمل سے کام لینا چاہیئے جہاں تک عظمت و ہمت کا تعلق ہے وہ اپنے سارے وسائل کو کام میں لائے اور بلند تر مقام حاصل کرنے کی کوشش کرے - اور یہ کہ ایک انسان جائز عملی کوششوں کو منفی طرز عمل سے برباد کرنے کی سعی نہ کرے -

اس کے بعد اسلام عملی پروگرام کا خاکہ پیش کرتا ہے -

۱- صالح معاشرہ - اسلام ایک تو خالص فکری بنیادوں پر ایسے افراد تیار کرتا ہے جو منشاء اسلام سے یگانگت رکھتے ہوں - اور ان کے طرز عمل میں شیطانی و نفسانی محرکات غالب نہ ہوں

۲- آزاد مسابقت - اسلام وسائلِ رزق پر ناجائز قبضہ اور حصول رزق اور صرف زر کے ناجائز ذرائع کو بند کر دیتا ہے کسی شخص کو اس امر کی اجازت نہیں کہ حرام اشیاء کو زندگی میں گھسیٹ لائے - اور اپنی دولت بڑھانے کے لئے ناجائز اور حرام راستے اختیار کرے خواہ وہ انفرادی دائرہ ہو یا اجتماعی

۳- میدان عمل - اسلام ہر شخص کو کھلا میدان زیست مہیا کرتا ہے - اور اسے نفع پذیری کے سارے مواقع فراہم کرتا ہے قرآن پاک میں -

فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ

ترجمہ - پھر جب نماز ہو چکے تو اپنی اپنی راہ لو اور خدا کا فضل تلاش کرو -

حضورؐ فرماتے ہیں -

التاجر الصدوق الامین مع النبیین والصدیقین - ترجمہ - سچا اور امانت والا سوداگر نبیوں اور صدیقوں کے ساتھ اُٹھایا جائے گا

پھر فرمایا :-

مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَزْرَعُ زرعًا او يغرس غرسًا فيأكل منه طَيْرٌ او انسانٌ او بهيمةٌ الا كان له به صَدَقَةٌ

ترجمہ :- کوئی مسلمان جب کوئی چیز بوتا ہے یا کوئی پودا لگاتا ہے تو اس سے کوئی پرندہ، انسان یا کوئی جانور نہیں کھاتا ہے - مگر اس کے لئے صدقہ بن جاتا ہے

حضرت عمرؓ نے ایک دفعہ چند متوکلین کو مسجد میں بیٹھے دیکھا تو فرمایا اٹھو اللہ کا فضل تلاش کرو - آسمان سے سونے چاندی کی بارش نہیں ہوتی - خود آنجنابؐ نے ایک سائل کو کلہاڑی لے دی تھی اور کام کرنے کی طرف رغبت دلائی تھی قوم کا ہر فرد جب طلب رزق کی سعی اور جد و جہد کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ برکت دیتا ہے

۴- شخصی ملکیت - اسلام شخصی ملکیت کو تسلیم کرتا ہے اور مستحکم معاشرے کی اسے ضروری سمجھتا ہے حضورؐ فرماتے ہیں :-

نعم المال الصالح للرجل الصالح -

ترجمہ - صالح انسان کے لئے پاکیزہ مال اچھا ہے شخصی ملکیت کی وجہ سے اگر کچھ لوگ خراب ہوئے تو اچھے بھی تو ہوتے ہیں حضرت عثمانؓ اور عبدالرحمن بن عوف قرن اول کی مثالیں ہیں - فرد اور معاشرے کے ربط میں اسلام اخوت، ہمدردی، اخلاص اور تعاون کی بنیادوں کو پسند کرتا ہے - جبر و تشدد اور بغض و حسد کو پسند نہیں کرتا - افلاس کا حل یہ نہیں کہ افراد کو ان کی آزادی سے محروم کر دیا جائے لیکن وہ شخصی ملکیت میں اتنا قید بھی ہونے نہیں دیتا کہ ایک فرد قارون بن جائے اور دوسرے لوگ اس کے رحم و کرم پر ہوں - مصالح مرسلہ

(باقی ص۱۵ پر)

موجودہ معاشرے کے تمام مسائل کا حل اسلام میں موجود ہے

مجھ پر سوشلزم کی حمایت کرنے کا الزام غلط ہے (مولانا غلام غوث ہزاروی)

ہزارہ یکم فروری - جمعیۃ علمائے اسلام مغربی پاکستان کے صدر مولانا غلام غوث ہزاروی نے اس بات کی تردید کی ہے کہ وہ سوشلزم کی حمایت کرتے ہیں - انہوں نے ایک اخباری بیان میں کہا ہے کہ انہیں نہ سوشلزم پڑھنے یا سیکھنے کی ضرورت ہے اور نہ ہی وہ اس کی حمایت کرتے ہیں - انہوں نے کہا کہ انہیں صرف اسلام کی تعلیم پر ہی فخر ہے اور اسلام کی تبلیغ ہی ان کا مقصدِ حیات ہے - انہوں نے کہا کہ جو لوگ موجودہ مسائل کے حل کے لئے سوشلزم کی آڑ لیتے ہیں انہیں سمجھنا چاہیئے کہ ان کے مسائل کا حل اسلام میں موجود ہے - مولانا کے بیان کا متن درج ذیل ہے :-

"میرے متعلق سوشلزم کی حمایت کا جو الزام لگایا جا رہا ہے اور کبھی یہ کہا جا رہا ہے کہ جب میں سوشلزم کو جانتا ہی نہیں تو پھر اس کو اسلام کے مطابق کیوں کہتا ہوں - یہ سب غلط پروپیگنڈا ہے میں بعض اخبارات میں اس کی تردید کر چکا ہوں - صوبائی جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس شوریٰ منعقدہ ۲۳ر جنوری نے باقاعدہ ریزولیشن کے ذریعہ اس کی تردید کر دی ہے - حضرت مولانا عبدالحکیم ڈویژنل ناظم جمعیۃ علماء اسلام راولپنڈی ۲۹ر جنوری ۶۹ء کے نوائے وقت میں تفصیلی تردید کر چکے ہیں مگر مخالفین مسلسل یہی بات گائے جا رہے ہیں کہ میں نے سوشلزم کی حمایت کی ہے یا اسلام کے ساتھ اس کا پیوند لگا رہا ہوں، یہ دونوں باتیں قطعاً غلط ہیں - مجھے کمیونزم یا سوشلزم پڑھنے اور سیکھنے کی نہ ضرورت ہے نہ اس پر فخر -

میں ہر اس نظام یا مسئلے کو غلط سمجھتا ہوں جو اسلام کے خلاف ہو - اتحاد العلماء کے نام سے کوئی مجھ پر یہ الزام لگائے یا کسی گمنام مولوی کے نام سے، بہرحال یہ غلط ہے - بہت سے امریکہ پرست اور حکومت کے آلہ کار اس پروپیگنڈے میں ملوث ہیں - البتہ بعض علماء حق نے اخباری غلط الزامات پر یقین کر کے مجھے کوسا ہے میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں انہوں نے بہر حال اسلامی نظام اور دین کی بات کہی ہے - ان حضرات میں کراچی کے بڑے علماء حضرات مولانا مفتی محمد شفیع صاحب اور حضرت مولانا تھانوی صاحب شریک ہیں - ان کی خدمت میں اتنی ہی عرض ہے کہ میرا اور جمعیتہ علماء اسلام کا عقیدہ اور مقصدِ حیات وہی ہے جو آپ حضرات کا ہے - میں نے یہ ضرور کہا ہے اور اب بھی کہتا ہوں جو لوگ اسلام کو اپنا دین کہتے ہیں جمہوریت کو سیاست اور معاشی مسئلے کا حل سوشلزم کو بتا کر اس حل کو اسلامی مساوات کی عملی تعبیر کہتے ہیں اور اس سلسلہ میں وہ صنعتی ذرائع آمدنی کو پیش کرتے ہیں اور مزدور کسان کے مسائل کے حل کے لئے سوشلزم کی آڑ لیتے ہیں ایسے لوگوں کو کافر بنانے اور کمیونسٹوں کی گود میں دھکیلنے کی بجائے سمجھانا چاہیئے - اور ان مسائل کا اسلامی حل اسلام میں موجود ہے ہمیں کسی اور ازم کا نعرہ لگانے کی کیا ضرورت ہے - کتنا بڑا ظلم ہے کہ بعض اخبارات نے میری طرف یہ منسوب کیا ہے کہ میں ان مسائل کا سوشلسٹ حل چاہتا ہوں یا سوشلزم کا حامی ہوں -" (روزنامہ تعمیر راولپنڈی)

پیکرِ اخلاق صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور یہود کا گستاخانہ سلام

از: استاذ العلماء حضرت مولانا سیّد حامد میاں مدظلہٗ مہتمم و شیخ الحدیث جامعہ مدنیہ لاہور : مرتبہ، محمود احمد عارف ہوشیارپوری

وَعَنْ عَائِشَۃَ رضؓ قَالَتْ اِسْتَاذَنَ رَھْطٌ مِّنَ الْیَھُوْدِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اَلسَّامُ عَلَیْکُمْ! فَقُلْتُ بَلْ عَلَیْکُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَۃُ! فَقَالَ یَا عَائِشَۃُ اِنَّ اللّٰہَ رَفِیْقٌ یُّحِبُّ الرِّفْقَ فِی الْاَمْرِ کُلِّہٖ۔ قُلْتُ اَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوْا؟ قَالَ (عَلَیْہِ السَّلَامُ) قَدْ قُلْتُ وَعَلَیْکُمْ۔

یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ کچھ یہودیوں نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری کی اجازت چاہی (جب وہ داخل ہوئے تو) کہنے لگے۔ السام علیکم۔ (سام موت کو کہتے ہیں) تو میں نے کہا کہ تم پر موت ہو اور خدا کی پھٹکار۔ آقا نامدار صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اے عائشہ رضؓ! باری تعالیٰ رفیق اور نرمی والے ہیں اور ہر کام میں نرمی ہی پسند فرماتے ہیں (لہٰذا تم بھی نرمی ہی کرو درشتی نہ کرو) حضرت عائشہ رضؓ نے عرض کیا کہ کیا جناب نے نہیں سنا۔ کہ انہوں نے کیا کہا ہے۔ ارشاد ہوا کہ میں نے (مختصراً) جواب دے دیا تھا کہ "اور تم پر"۔

جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ معظمہ سے مدینہ منوّرہ تشریف لائے ان دنوں یہاں یہودی بکثرت آباد تھے۔ مدینہ منوّرہ میں یہودیوں کی خاص تعداد رہائش پذیر تھی۔ یہودیوں میں بہت سی خراب عادتیں تھیں۔ ان عاداتِ رذیلہ میں سے ایک یہ بھی تھی کہ وہ احکامِ الٰہی کو اپنی منشاء کے مطابق تبدیل کر لیا کرتے تھے۔ تورات ایسی مقدس کتاب میں تحریف کرنی ان کا مشغلہ بن چکا تھا۔ یہ قبیح عادات ان میں اس لئے پیدا ہو گئی تھیں کہ انہوں نے حق تعالیٰ کے پیغمبروں کی توہین کی تھی جس کی پاداش میں خداوند تعالےٰ نے ان کی طبیعتوں کو مسخ کر دیا تھا۔ اچھی اور بری بات میں تمیز کرنے کا مادہ ان سے سلب کر لیا گیا تھا۔ وہ نافع اور غیر نافع چیز میں فرق نہیں کر سکتے تھے۔ ان پر خدا کا غضب نازل ہوا تھا اور ان پر جابر و ظالم حاکم مسلّط کر دئے گئے تھے۔ وہ محکوم و مغضوب چلے آ رہے تھے۔ محکوم قوم میں اکثر گندی عادتیں اور مکروہ خصلتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ محکوم و غلام آدمی کو اپنا ضمیر ظاہر کرنے کا موقع نہیں ملتا، وہ خوشامد اور چاپلوسی اختیار کرنے پر مجبور ہوتا ہے۔ اس لئے محکوم اقوام میں اخلاقی کمزوریاں بکثرت پائی جاتی ہیں — سو یہودیوں میں اپنی کرتوتوں (توہینِ انبیاء وغیرہ) کے باعث تقریباً ہر طرح کی خرابیاں موجود تھیں۔ یہ (مدینہ کے) یہودی بظاہر تو مسلمانوں کے ہمدرد بنے ہوئے تھے مگر درپردہ ان کو مسلمانوں سے حسد تھا۔ یہ مسلمانوں کی ترقی و خوشحالی سے غمگین ہوتے اور مسلمانوں پر کوئی تکلیف آتی تو یہ دل ہی دل میں بہت خوش ہوتے۔

جب آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منوّرہ تشریف لائے تو یہ لوگ بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے رہتے۔ یہ جب آپ کی خدمت میں آتے تو السلام علیکم کے بجائے السام علیکم کہتے۔ گویا ایک طرح کا دھوکہ دینا چاہتے تھے۔ عام لوگوں کو پتہ بھی نہ چلتا کہ السام کہہ رہے ہیں یا السلام۔

السلام علیکم کے معنیٰ ہیں تم پر سلامتی ہو اور السام علیکم کے معنیٰ ہیں تمہیں موت آئے۔ معنًا میں بالکل تضاد پایا جاتا ہے۔ مگر یہ ظالم خدا کے رسول کے پاس آ کر اس طرح کے نازیبا الفاظ زبان پر لاتے۔

ایک دفعہ ایسا ہوا کہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا دیکھ رہی تھیں کہ کچھ یہودی ملنے کے لئے داخل ہوتے۔ حسب عادت انہوں نے وہی سام کا لفظ کہا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے سنا تو غصہ میں آگئیں۔ اور جواب میں فرمایا۔ بل علیکم السام واللعنۃ (یعنی بلکہ تم پر موت اور لعنت ہو) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضؓ کا یہ جواب سن کر فرمایا۔ یا عائشہ ان اللہ رفیق یحب الرفق فی الامر کلہ۔ اے عائشہ!

(باقی صـ۱۲ پر)

اصحابِ رسول رضؓ

حافظ نور محمد انور

رسولِ مکرّم ؐ کے اصحاب سارے — بلاشک تھے خُلق و ہدایت کے تارے
ابوبکرؓ و فاروقؓ، عثمانؓ و حیدرؓ — سبھی تھے وفا و محبّت کے پیکر
بیاں کر رہا ہوں میں ان کے فضائل — ہوئے جن کی عظمت کے اغیار قائل
مساوات و الفت کے تھے سب پیامی — مٹایا جنہوں نے فسونِ غلامی
خدا و نبیؐ کے فداکار تھے سب — غریبوں یتیموں کے غمخوار تھے سب
جہالت کی رسموں کو سب نے مٹایا — ہدایت کا رستہ انہوں نے دکھایا
کِیا ہر طرف دِین کا بول بالا — جہاں میں کیا نورِ حق سے اُجالا
خلوص و محبّت کے خوگر یہی تھے — گلستانِ دِیں کے گُلِ تر یہی تھے

کرے گا ادب ان کا جو بھی جہاں میں
وہ جائے گا لاریب باغِ جناں میں

مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب کا واہ کینٹ میں

درسِ قرآن

منعقدہ ۲۴ ستمبر ۱۹۶۷ء

مرتبہ محمد عثمان غنی بی اے

(۴)

ثُمَّ فُصِّلَتۡ ۔ فرمایا ۔ اس کی آیتیں محکم ہیں ۔ پھر مفصّل بیان کی گئیں ۔ مِنۡ لَّدُنۡ حَکِیۡمٍ خَبِیۡرٍ ۙ اس اللہ کی طرف سے جو حکیم بھی ہے اور اُس اللہ کی طرف سے جو خبیر بھی ہے ۔ یعنی قرآن مجید کیف ما تفق بات نہیں ، یہ ویسے کسی معمولی طاقت کی بات نہیں ، یا کوئی تاریخی قصّے کہانیاں نہیں بلکہ کِتٰبٌ اُحۡکِمَتۡ اٰیٰتُہٗ ثُمَّ فُصِّلَتۡ ۔ پھر اس کی تفصیل کی گئی ۔ یعنی قرآن مجید میں جو آیاتِ گرامیہ ہیں محکم ہیں ، وہ منسوخ نہیں ہیں وہ غیر نسخ ہیں اُن میں نسخ نہیں ہو سکتا ، اُن میں ترمیم نہیں ہو سکتی ، اُن میں آگا پیچھا نہیں ہو سکتا ۔ جہاں ص ہے وہاں صٓ نہیں پڑھ سکتے ۔ اور پھر اُن آیات کی جو تفصیل ہے اُن آیات کے جو مطالب اور معانی ہیں وہ بھی کس کی طرف سے ہیں ؟ اللہ ہی کی طرف سے ہیں ، کیونکہ میں نے ابھی عرض کیا حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی دوسرے نبی نے نہیں آنا ۔ آپ دوستوں میں سے اگر کسی نے کبھی انجیل پڑھی ہو تو عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والتسلیم جب جا رہے تھے دنیا سے (انجیل کی روایت کے مطابق) (اور ہمارا بھی عقیدہ ہے کہ آپؑ آسمان پر اٹھائے گئے) تو آپؑ نے صاف کہا "میری اور اور بہت سی باتیں ہیں (اس کلام کا ترجمہ یہ ہے ، ممکن ہے الفاظ میں ہیر پھیر ہو جائے کیونکہ انجیل بھی ترجمہ شدہ ہے ، ترجمے بھی کئی دفعہ ہو چکے ہیں ۔ ہمیشہ ہر سال نیا ترجمہ ہوتا ہے) آپ فرماتے ہیں ۔ "میری اور بہت سی باتیں ہیں جو تمہیں میں کہنا چاہتا ہوں مگر تم ان کو برداشت نہیں کر سکو گے ۔ میرے بعد جو روحِ حق آئے گی ، تم اس کی بات سننا" ۔ تو عیسٰی علیہ السلام نے جو بنی اسرائیل کے آخری نبی ہیں حوالہ دیا اپنی باتوں کی تکمیل اور تتمیم کا آنے والے نبی پر ۔

وہ آنے والے نبی کون ہیں ؟ جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم ۔

تو قرآن مجید کی یہ کیفیت نہیں ہے ۔ قرآن مجید کی آیات تو محکم بھی ہیں اور مفصّل بھی ہیں ، محکم ہیں ، اَمٹ ہیں ، ان میں کسی قسم کی ترمیم اور تنسیخ اب نہیں ہو سکتی ۔ اور مفصّل بھی ہیں ، قرآن مجید اپنی تفصیل خود کرتا ہے ۔ قرآن مجید اپنے واقعات کو خود بیان کرتا ہے ۔ قرآن مجید نے ایک جگہ اجمال فرمایا ، دوسری جگہ تفصیل فرما دی ۔ پھر ایسا اجمال فرمایا کہ اجمال خود بخود کھلتا چلا جاتا ہے ۔ یعنی قرآن مجید نے کوئی ایسی بات نہیں چھوڑی میرے بزرگو ۔ لَا رَطۡبٍ وَّلَا یَابِسٍ اِلَّا فِیۡ کِتٰبٍ مُّبِیۡنٍ ۝ (الانعام ع۵۹) کہ بندوں کو کسی اور کتاب کی طرف توجہ کرنی پڑے ۔ جب ہم توجہ کرتے ہیں حدیث کی طرف ، جب ہم توجہ کرتے ہیں تفاسیر کی طرف تو اس لئے کہ ہمارے عقول حسبِ ارشاد حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہمارے جو شیخ ہیں اور جن کی برکت سے یہ درس قائم ہے (اللہ تعالےٰ سب کو ایسے درس قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائے) آپؒ نے فرمایا کہ کتاب اللہ کامل ہے ہمارے عقول ناقص ہیں ۔ اس لئے ہمیں کتاب اللہ سمجھنے کے لئے حدیث کی ضرورت پڑتی ہے ورنہ کتاب اللہ خود محکم بھی ہے ، کتاب اللہ خود مفصّل بھی ہے ۔ اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں جو بات بیان فرمائی اتنی تفصیل کے ساتھ بیان فرما دی کہ اب کسی اور تفصیل کی ضرورت نہیں ۔ یہ جو تفاسیر ہوتی ہیں یہ فقط اس چھلکے کو ہٹا دیتی ہیں ۔ تفسیر کا معنیٰ ہی میرے بزرگو! یہ ہے ۔ تفسرہ کہتے ہیں کسی چیز کے چھلکے کو ہٹا دینا ۔ ایک پھل جو کسی چھلکے میں چھپا ہوا ہو ، آپ نے چھلکے کو ہٹا دیا ، پھل نظر آ گیا ، تو تفسیر والے علمائے تفسیر بھی کرتے ہیں (رحمۃ اللہ علیہم) کہ وہ قرآن مجید پر علوم اور فنون کی وجہ سے ، قرآن مجید کی گہرائی کی وجہ سے ، الفاظ اور معانی میں جو کچھ خفا میرے جیسا طالب علم یا آپ جیسے دوست نہیں سمجھ سکتے تو علمائے تفسیر اس چھلکے کو دور کر دیتے ہیں تاکہ ہر آدمی اس معنے کو ، اس مطلب کو اچھی طرح سمجھ سکے ۔ تفسیر کا بھی یہی مطلب ہے — مفسّر حضرات اپنی طرف سے آگا پیچھا نہیں کرتے ، مفسّرین اپنی طرف سے کچھ بات نہیں کہتے ۔ نہ حدیثوں میں کوئی ایسی بات ہے جو قرآن سے زائد ہو ۔ حدیثوں نے وہی بات کہی جو قرآن نے کہی ، اور مفسّرین نے وہی بات کہی جو قرآن نے کہی ۔ البتہ مفسّرین میں سے انہی لوگوں کی تفسیر کا اعتبار ہوگا جن کا سینہ نورِ حق سے منوّر ہوگا ، جو احادیثِ نبوّت کی روشنی میں کتاب اللہ کو سمجھنے کی کوشش کریں گے اس لئے فرمایا کہ یہ کتاب ایسی نہیں ہے جس کو خالی سن لیا جائے بلکہ کِتٰبٌ ۔ قرآن مجید بڑی عظمت والی کتاب ہے ، اُحۡکِمَتۡ اٰیٰتُہٗ — جس کی آیات محکم ہیں ، ناقابلِ نسخ ہیں ۔ ثُمَّ فُصِّلَتۡ ۔ پھر اس کی تفصیل بھی کی گئی ۔ یہ ثُمَّ تراخی کے لئے نہیں ہے بلکہ واؤ کے معنےٰ میں ہے ۔ یعنی قرآن نازل کرنے والا اللہ تعالےٰ ، قرآن کو محکم کرنے والا اللہ تعالےٰ ، قرآن کے معانی اور مطالب کی تفسیر کرنے والا خود اللہ تعالےٰ — اس میں کسی تیسری طاقت کا دخل نہیں ہے ، اور یہ کیوں ؟ مِنۡ لَّدُنۡ حَکِیۡمٍ خَبِیۡرٍ ۙ یہ قرآن اس اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے جو حکیم ہے اور اس اللہ کی طرف سے ہے جو "خبیر" ہے ۔ حکیم کا معنیٰ حکمت ، مصلحت ، کسی چیز کی بہبود کو سمجھنا ، منافع اور نقصان کو سمجھنا ۔ اور خبیر کا معنیٰ ؟ باخبر ۔ خبر کہتے ہیں باطنی چیز کو ، جو بظاہر نظر نہ آئے ۔ فرمایا اللہ تعالیٰ حکیم بھی ہے ، اللہ تعالیٰ خبیر بھی ہے ۔

اگر میرے دوست جو قرآن پڑھتے ہوں ، انہوں نے غور کیا ہوگا ، جہاں کہیں قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ نے قواعد بیان فرمائے ، جہاں اللہ تعالیٰ نے اصول اور قانون بیان فرمائے میرے بزرگو! تو وہاں

[او]ر زیادہ کلمہ حکیم کا بیان فرمایا۔ حکیم [ع]لیم، حکیم خبیر۔ یعنی میں جو کچھ بیان کرتا ہوں تم اس بات کو مان لو۔ [م]یرا علم تمہارے علم سے زیادہ، میری [ح]کمت تمہاری حکمت سے زیادہ، تمہیں یہ حق نہیں پہنچتا کہ میرے قرآن میں ترمیمیں کرتے پھرو اور اپنی طرف سے تم یہ کہہ دو کہ ہم نے اسلام کو ماڈرن طریقے پر پیش کیا ہے۔ آج یہ بھی ایک بیماری مسلمانوں میں ہے، اللہ مسلمانوں کو ایسی بیماریوں سے محفوظ رکھے اور جو ہمارے بھائی مبتلا ہو چکے ہیں اللہ تعالیٰ اُن کو اِن بیماریوں سے باہر نکالے، اللہ ان کو شفایاب کرائے۔ ہمارا حال تو بھائی یہ ہے کہ مولانا روم نے ایک قصہ لکھا ہے کہ کسی بادشاہ کا ایک دفعہ باز گم ہو گیا اور وہ باز ایک بڑھیا کے گھر پہنچ گیا۔ تو بڑھیا بچاری نے دیکھا کہ باز کے بڑے بڑے پَر ہیں، چونچ اس کی ٹیڑھی ہے، پنجے اس کے مڑے ہوئے ہیں، ناخن تیز ہیں تو اس بڑھیا نے قینچی لی اور کہنے لگی۔ "اسے بچے! تو پتہ نہیں کتنا زمانہ ہوا ہے اپنی ماں سے جدا ہو چکا ہے، تیری ماں تیری خبر گیری نہ کر سکی، تو گھر سے نکل آیا۔ یہ تیری چونچ ٹیڑھی ہو گئی۔ نا معلوم تو دانہ کس طرح چگتا ہو گا"۔ قینچی لی اور اس کی چونچ جو تھی وہ کتر ڈالی۔ پھر بوڑھی اماں کی نظر پڑی اُس باز کے پروں پر، تو دیکھا پَر بڑے بے ہنرے ہیں تو کہنے لگی "بڑا زمانہ ہوا تو نے حجامت نہیں کی (کیونکہ حجامت ہم تو ہر روز کرتے ہیں نا) اور یہ بھی ایک بڑی مصیبت ہے، تیری ماں ہوتی تو تیری حجامت کرتی"۔ وہ سارے پَر کتر ڈالے۔ پھر بوڑھی کی نظر پڑی پنجوں پر، دیکھا تو پنجے بڑے بڑھے ہوئے تھے ناخن۔ کہنے لگی "میرے بیٹے! بڑا افسوس ہے، دیکھا نا! ماں نہ ہو تو بچے کیسے رُل جاتے ہیں۔ تیرے ناخن تیری ماں نے نہیں اتارے، وہ تجھے تلاش کرتی ہو گی، چلو میں ہی ہمت کرتی ہوں"۔ قینچی سے اس کے پنجے بھی کتر ڈالے۔ باز میں جو کمال تھا اُڑنے کا، وہ پروں کے کاٹنے سے ختم کر دیا۔ جو نوچنے کا کمال تھا وہ چونچ کاٹ کر ختم کر دیا۔ جو پکڑنے کا کمال تھا وہ پنجے کاٹ کر ختم کر دیا۔ بڑھیا بڑی خوش ہے کہ میں نے بڑی خدمت کی ہے باز کی۔ تھوڑی دیر کے بعد اعلان ہوا کہ بادشاہ سلامت کا باز گم ہو گیا ہے۔

پہلے زمانے کے بادشاہ باز وغیرہ بہت رکھتے تھے۔ اچھا ہے وہ باز رکھتے تھے آج کل تو کتوں کا بڑا زور ہے (اللہ ہی رحم و کرم فرمائے) پرسوں مورخہ ۲۷/۱/۶۹ کو روزنامہ "جنگ" میں تھا (آپ نے بھی پڑھا ہو گا) لندن میں ایک "صاحب" نے اپنی بیوی کے خلاف دعوےٰ دائر کیا ہے (اللہ میری بچیوں کو بھی سمجھ نصیب فرمائے، اللہ ہمیں بھی سمجھ نصیب فرمائے کہ ہم ایسی تہذیب اور تمدن سے دُور ہی رہیں) میری تہذیب کیا ہے؟ میرے محبوب آقا جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع۔ میری تہذیب کیا ہے؟ صحابہؓ کا طرز عمل۔ میری تہذیب کیا ہے؟ میری امّت کے رہنماؤں کا طرزِ عمل، میری تہذیب کیا ہے؟ میرے اکابر کا طرزِ عمل— یہ ہے میری تہذیب— میرا ان تہذیبوں کے ساتھ کیا تعلق ہے؟— مگر افسوس تو یہ ہے کہ آج مسلمانوں کا وہی حال ہے کہ ہم اپنے گھر کو چھوڑ رہے ہیں اور دوسروں کے گھروں میں جا رہے ہیں۔ اللہ سمجھ نصیب فرمائے۔

تو لندن کے ایک "صاحب" نے دعوےٰ دائر کیا ہے بیوی کے خلاف کہ میری بیوی کو مجھ سے محبت نہیں ہے اپنے کتّے سے محبت ہے—— یہ پرسوں ترسوں کی "جنگ" میں پڑھ لیجئے بڑی مزیدار سرخی ہے۔ یعنی میری بیوی کو مجھ سے محبّت نہیں ہے اپنے کتّے سے محبت ہے۔ کتّے سے کیوں محبت ہے؟ اب تفصیل وہ جانیں۔ انہوں نے اپنی تہذیب ایسی بنا لی۔

تو وہ باز تھا بادشاہ سلامت کا۔ اعلان ہوا شام کے وقت کہ بھائی! بادشاہ کا باز گم ہو گیا ہے جو لے کر آئے گا اس کو بڑا انعام ملے گا—— بڑھیا دربارِ شاہی میں پہنچی باز لے کر— خوش تھی کہ مجھے زیادہ انعام ملے گا کیونکہ میں نے حجامت بھی اس کی کی ہے۔ اس کی پالش بھی کی ہے۔ جا کر پہنچی۔ باز پیش کیا۔ بادشاہ نے کہا— "اس بڑھیا کو اندر بند کر دو اس ظالم نے تو میرے باز کا ستیاناس کر دیا"۔ اس نے کہا۔ "بادشاہ سلامت! میں نے تو بہت بڑی خدمت کی۔ اس کی چونچ بڑھی ہوئی تھی میں نے وہ ٹھیک کر ڈالی۔ پنجے خراب تھے، میں نے وہ ٹھیک کر دئیے۔ اس کے پَر خراب تھے، میں نے وہ کتر دِئیے"۔ بادشاہ نے کہا "او بے وقوف! سارا کمال تو اس کا تُو نے ختم کر دیا۔ یہ تو تُو میرے سامنے لاش لے کر آئی"۔

آج ہم، ہم میں سے بعض ہمارے بھائی کبھی تو اسلام کی چونچ کاٹ رہے ہیں، کبھی پنجے کاٹ رہے ہیں، کبھی پَر کاٹ رہے ہیں اور کمال یہ ہے کہ ہم ریسرچ کر رہے ہیں—— بڑی ریسرچ ہو رہی ہے ہماری— اوہو کہاں کہاں ہم پہنچ گئے! اللہ ایسی ریسرچوں سے بچائے۔ اللہ مجھے آپ کو اتباع کی توفیق نصیب فرمائے۔

بقیہ: پیکرِ اخلاقؐ کے حضور......

حق تعالےٰ رفیق ہیں وہ خود بھی تمام معاملات میں نرمی کرتے ہیں اور ہر معاملہ میں نرمی ہی کو پسند فرماتے ہیں۔ (مطلب یہ ہے کہ ان یہودیوں کو نرمی سے جواب دینا چاہیئے تھا)

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے عرض کیا کہ اولم تسمع ما قالوا؟ یعنی آپ نے وہ نہیں سنا جو انہوں نے کہا ہے؟ فرمایا کہ قد قلت وعلیکم میں نے جواب میں کہہ دیا وعلیکم (یعنی اور تم پر) (دوسری روایت میں صرف علیکم ہے)

آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ اخلاق کا مجسمہ تھے۔ اس لئے آپ کو جواب میں سخت الفاظ استعمال کرنے بھی گوارا نہیں تھے۔ آپؐ نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بتلایا کہ یہودیوں کو سلام کے جواب میں وعلیکم کہہ دیا کرو۔ اس سے انہیں ان کے الفاظ کا جواب بھی مل جائے گا۔ اور سخت کلامی (سام وغیرہ کے استعمال) سے بھی بچے رہوگے۔

دعا ہے کہ اخلاق میں اللہ تعالیٰ ہمیں آپ کا صحیح تابعدار بنائے۔ آمین!

نتیجہ امتحان سالانہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان ملتان سنہ ۱۳۸۸ھ

اس سال وفاق المدارس العربیہ پاکستان سے ملحق گیارہ مدارس فوقانیہ کے ۲۸۴ طلبہ نے سالانہ امتحان دورہ حدیث شریف ۱۳۸۸ھ میں شرکت کی جن میں سے چھ طلبہ نے صحیح بخاری کا ضمنی امتحان دیا اور باقی ۲۷۸ طلبہ نے پوری دس کتب حدیث کا امتحان دیا۔ ان میں سے ۴۵ طلبہ درجہ علیا میں کامیاب ہوئے اور ۹۳ طلبہ درجہ وسطیٰ میں اور ۹۷ طلبہ درجہ ادنیٰ میں کامیاب ہوئے اور ۱۴ طلبہ اگرچہ مجموعی طور پر کامیاب ہیں مگر صحیح بخاری یا جامع ترمذی کا امتحان آئندہ سال پاس کرنے کے بعد ان کو سند فراغت دی جائے گی ۲۹ طلبہ امتحان میں ناکام ہوئے۔

مدرسہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے مولوی اللہ نور ۵۰۰ میں سے ۴۵۴ نمبر حاصل کر کے اول نمبر کامیاب ہوئے اور مدرسہ خیر المدارس ملتان کے مولوی حسین احمد ناصری ۴۳۰ نمبر حاصل کر کے دوم نمبر کامیاب ہوئے اور اسی مدرسہ کے مولوی محمد عبداللہ ۴۲۷ نمبر حاصل کر کے نمبر سوم پر کامیاب ہوئے۔ فللہ الحمد — مدرسہ عربیہ اسلامیہ نیو ٹاؤن کراچی میں درجہ تخصص فی علوم الحدیث و درجہ تخصص فی علوم الفقہ جاری ہے صرف درجہ علیا کے کامیاب طلبا ہی اس درجہ میں شریک ہو سکتے ہیں۔ قواعد و ضوابط و شرائط داخلہ فوراً طلب کیجئے۔

محمود۔ ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان ملتان

دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

نام طالب علم معہ ولدیت	حاصل کردہ نمبر	نتیجہ	درجہ	ضمیمہ
عبدالرحیم بن عبدالحکیم	۳۱۹	کامیاب	وسطیٰ	
فضل قادر بن فضل ہادی	۳۱۳	"	"	
شاہ محمود بن صاحب جان	۲۸۲	"	ادنیٰ	
گل رحمان بن عبدالرحیم	۳۳۴	"	وسطیٰ	
نورالحق بن نور احمد	۳۸۸	"	علیا	
محب اللہ بن قاسم خان	۲۷۶	"	ادنیٰ	
محمد عثمان بن ہاشم خان	۳۱۰	"	وسطیٰ	
احسان اللہ بن محمد یوسف	۳۸۶	"	علیا	
عبدالقدیر بن محمد روشان	۳۲۱	"	وسطیٰ	
محمود بن عیدی	۲۵۷	"	ادنیٰ	
خلیل الرحمان بن فضل رحیم	۳۴۰	"	وسطیٰ	
درویش احمد بن مقصود	غیر حاضر			
غوث خان بن اصل خان	۴۰۹	"	علیا	
عبدالواحد بن عبدالرشید	۳۲۸	"	وسطیٰ	
فاتح محمود بن سید احمد	۳۳۴	"	"	
اللہ نور بن شیر دل	۴۵۴	"	علیا	اوّل
ارشاد احمد بن عبدالخالق	۳۲۶	"	وسطیٰ	
محمد اشرف بن نثار احمد	۴۰۳	"	علیا	
محمد شریف بن محمد زمان				جامع ترمذی
سید محمد نور بن سید ہارون				جامع ترمذی
محمد رسول بن بوستان	۲۸۱	"	ادنیٰ	
عبداللہ بن نعمت اللہ				جامع ترمذی
رحیم داد بن صاحب اسحٰق	۲۷۷	"	"	
محمد حنیف بن آغا محمد	۳۱۷	"	وسطیٰ	
محمد ایوب بن پیر محمد	۲۴۳	"	ادنیٰ	
بسم اللہ بن فصیح اللہ	۲۸۱	"	"	

نام طالب علم معہ ولدیت	حاصل کردہ نمبر	نتیجہ	درجہ	ضمیمہ
عبدالرؤف بن عبدالرحیم				جامع ترمذی
محمد لائق بن محمد فقیر	۲۹۳	کامیاب	ادنیٰ	
غلام محی الدین بن عبدالرؤف	۲۸۳	"	"	
محمد طاہر بن عبدالحلیم				صحیح بخاری
عبدالقدیر بن خان شیرین				جامع ترمذی
محمد نادر بن محمد عظیم				جامع ترمذی
گل زرین بن شیرین	۳۰۳	"	وسطیٰ	
عبدالمنان بن جانان	۲۸۹	"	ادنیٰ	
عبدالحمید بن سید محمد	۳۰۸	"	وسطیٰ	
ولی داد بن گل داد	۲۹۲	"	ادنیٰ	
حسین احمد بن عبدالحمید	۳۳۷	"	وسطیٰ	
شبیر احمد بن سعد اللہ	۳۶۰	"	علیا	
عزیز الرحمٰن بن جمع دین	۲۴۷	"	ادنیٰ	
گل روز بن محمد روز	۲۴۰	"	"	
فضل کریم بن میاں خان	۲۶۲	"	"	
عبیداللہ بن عبداللہ	۳۵۶	"	وسطیٰ	
رضوان اللہ بن میر گل				جامع ترمذی
محمد ایوب بن نور احمد	۲۹۹	"	ادنیٰ	
رحمت جلال بن سید جلال	۲۷۰	"	"	
عبدالواحد بن پائندہ محمد	۲۸۶	"	"	
رسول حبیب بن لعل حبیب				جامع ترمذی
متوکل بن عبدالمجید	۳۳۸	"	وسطیٰ	
بحرالحق بن عبدالقیوم	۳۲۴	"	"	
محمد اللہ بن عاشور خان	۳۵۶	"	"	
عبدالحکیم بن عبدالستار				جامع ترمذی
غلام حبیب بن اشرف الدین	۲۷۳	"	ادنیٰ	
عبدالرب بن بلندر خان	۲۸۵	"	"	
عبدالوہاب بن شمشیر خان	۳۱۰	"	وسطیٰ	
عبدالباری بن پائندہ خان	۳۰۵	"	"	

نام طالب علم معہ ولدیت	حاصل کردہ نمبر	نتیجہ	درجہ	ضمیمہ
خواجہ میر حیدر بن بادچاہ	۳۲۷	کامیاب	وسطیٰ	
محمد عبدالحی بن بدرالدین	۳۰۵	"	"	
نور محمد بن گل محمد	۲۶۲	"	ادنیٰ	
عبدالرحمٰن بن سلیم خان	۲۵۵	"	"	
عبدالستار بن عبدالجبار	۳۴۳	"	وسطیٰ	
الف خان بن صاحب گل	۳۳۵	"	"	
گل رحمان بن رحمت ولی	۲۶۵	"	ادنیٰ	
نور علی بن رند علی	۲۴۲	"	"	
نورالحق بن عبدالحق	۳۲۴	"	وسطیٰ	
محمد عالم بن محمد اکبر علی	۳۳۳	"	"	
محمد زیب بن محی الدین	۲۴۵	"	ادنیٰ	
رحمٰن الدین بن عبدالرزاق	۳۳۲	"	وسطیٰ	
فضل محمود بن سید محمود	۳۲۹	"	"	
غلام حبیب بن محمد غفور	۳۲۴	"	"	
عبدالرحمٰن بن عبداللہ	۳۳۵	"	"	
محمد سلیم بن محمد یاسین	۳۲۰	"	"	
سعید اللہ بن عبداللہ	۳۲۸	"	"	
عبدالاحد بن محمد زرین				جامع ترمذی
محمد نبی بن امیر گل	۲۵۰	"	ادنیٰ	
ہستی خان بن قلال خان	۲۸۷	"	"	
عبدالمالک بن طالب الدین				جامع ترمذی
گل زار بن آدم خان	۲۴۹	"	"	
عبدالرحمٰن بن محب اللہ	۲۶۰	"	"	
فضل مالک بن سلطان محمود	۲۶۴	"	"	
قیام الدین بن مقتدین	۲۶۰	"	"	
پائندہ گل بن محمد علی	۲۵۷	"	"	
جان ولی بن خالہ	۲۸۲	"	"	
حبیب جان بن زرداد خان	غیر حاضر			
فیض محمد بن آذان اللہ	۲۸۸	کامیاب	ادنیٰ	
مطیع الحق بن واحد رسول	۲۹۷	"	"	
عبدالباعث بن زیارت گل	۳۷۹	"	علیا	
فضل رحیم بن عبدالرحیم	۲۴۲	"	ادنیٰ	
مخزن العلوم بن بحرالعلوم	۳۶۵	"	علیا	
عبدالغفور بن عبدالرحمٰن	۴۰۶	"	"	
احمد بن نصیرالدین	۳۰۹	"	وسطیٰ	
محمد سلیمان بن سلطان	۲۸۴	"	ادنیٰ	
شہزادہ گل بن رحیم جان	۳۴۳	"	وسطیٰ	
ناج محمود بن رحمت اللہ	۲۸۰	"	ادنیٰ	
حفیظ الرحمٰن بن حبیب الرحمٰن	۳۵۵	"	وسطیٰ	
عبدالبصیر بن صغر محمد	۳۴۰	"	"	
عبدالمتین بن وزیر محمد	۳۶۰	"	علیا	
افضل میر بن طالب جان	۳۵۳	"	وسطیٰ	
مطیع الحق بن سراج الدین	۴۰	"		ضمنی سال ششم
جہان نور بن سراج الدین	۴۰	"		"
گل کریم بن فضل کریم	۵۱	"		"

خیر المدارس ملتان

نام طالب علم معہ ولدیت	نمبر حاصل کردہ	نتیجہ	درجہ	ضمیمہ
شاہ ولی اللہ بن ارسلا خان	۳۴۸	کامیاب	وسطی	
محمد جنید بن حاجی غلام حسن	۳۰۳	″	″	
محمد اکرم بن محمد رمضان	۳۱۹	″	″	
نذیر احمد بن علی محمد	۲۹۳	″	ادنی	
غلام محمد بن غلام حسین	۳۱۷	″	وسطی	
حافظ محمد شریف بن جان محمد	۳۰۶	″	″	
قمر الدین بن یار محمد	۳۷۰	″	علیا	
شاہ محمد بن جان محمد	۴۰۱	″	″	
حسین احمد ناصری بن مولوی نور محمد	۴۳۰	″	″	دوم
ظہور احمد مبارک بن صوفی شیر محمد	۴۱۷	″	″	
عبد الغفور بن محمد یوسف	۲۸۴	″	ادنی	
غلام حسین بن دین محمد	۲۸۱	″	″	
محمد شفیق بن محمد رفیق	۳۶۱	″	علیا	
عبد الرحیم بن نور احمد	۳۱۴	″	وسطی	
رشید احمد بن عطا محمد	۳۹۰	″	علیا	
مرتضیٰ حسن بن حشمت علی	۳۸۶	″	″	
محمد اسلم بن ولی محمد	۳۸۶	″	″	
نفیر محمد بن عبد الرحیم	۳۳۵	″	وسطی	
محمد عبد اللہ بن مولوی محمد	۴۲۷	″	علیا	سوم
بشیر احمد بن احمد بخش	۳۹۹	″	″	
عبد الرب المعروف رب نواز بن غلام رسول	۴۰۹	″	″	
عبد الہادی بن کریم بخش	۳۷۸	″	″	
عبد الرحمن بن در محمد	۳۴۳	″	وسطی	
عبد الغفور بن شرف الدین	۳۵۱	″	″	
عبد الحمید بن علی محمد	۳۰۸	″	″	
محمد قاسم بن غلام رسول	۳۷۶	″	علیا	
نور محمد بن محمد ابراہیم	۳۰۲	″	وسطی	
عبد اللطیف بن غلام رسول	۳۹۰	″	علیا	
محمد انور بن علی محمد	″	″	″	
محمود احمد انور بن فرید احمد	۳۹۲	″	″	
غلام حسین بن نور احمد	۴۱۴	″	″	
محمد احمد بن حسن محمد	۳۷۲	″	″	

دار العلوم کبیروالا

محمد عبد اللہ بن اللہ وڈایا	۳۷۲	″	″	
خلیل احمد بن محمد اسمٰعیل	۳۷۰	″	″	
محمد یوسف بن محمد رحمت اللہ	۳۴۴	″	وسطی	
محمد عبد الکریم بن حاجی اللہ بخش	۳۱۵	″	″	
محمد اسحاق بن عبد الحی	۳۰۸	″	″	
محمد رب نور بن احمد بخش	غیر حاضر			
نور محمد بن کھوسے خان	۲۶۹	″	ادنی	
ظہور احمد بن غلام رسول	۳۲۴	″	وسطی	
محمد عبد الکریم بن غلام رسول	غیر حاضر			

قاسم العلوم ملتان

احمد یار بن ملک تگہ خان	۳۲۵	کامیاب	وسطی	
عبد الرحمن بن امیر علی	۲۹۲	″	ادنی	
عبد الرحمن بن شاہ ولی	۲۸۳	″	″	
عزیز الرحمن بن سیف الرحمن	۳۶۱	″	علیا	
غلام قادر بن اللہ بخش	۲۹۰	″	ادنی	
مزمل احمد بن شاہر وخان	۳۵۳	″	وسطی	
جان محمد بن محمد امین	۳۷۲	″	علیا	
محمد صدیق بن میر ہزار خان	۲۹۲	″	ادنی	
عبد الخالق بن اللہ بخش	۳۴۹	″	وسطی	
محمد امین بن شبیر محمد	۳۵۴	″	″	
بشیر احمد بن فیض محمد	۲۴۰	″	ادنی	
اسلام الدین بن ابراہیم	۳۲۶	″	وسطی	
خدا بخش بن حسین بخش	۲۵۳	″	ادنی	
عبد الرزاق بن محمد عبد اللہ	۲۹۵	″	″	
محمد یونس بن چوہدری لعلے خان	۲۸۳	″	″	
رشید احمد بن محمد لوڑا	۲۶۵	″	″	
محمد شریف بن فتح محمد	۲۷۶	″	″	
محمد حسین بن شمشیر	۲۴۰	″	″	
محمد کریم بخش بن محمد خان	۲۴۸	″	″	
عاشق الٰہی بن امام بخش	۳۲۴	″	وسطی	
عبد الکریم بن اللہ وسایا	۲۷۴	″	ادنی	
محمد اکمل بن میر عالم خان	۳۴۷	″	وسطی	
غلام سرور بن حسن بخش	۲۸۲	″	ادنی	
غلام شبیر بن عبد الحی	۳۲۸	″	وسطی	
محمد بابر بن محمد عظیم	۳۵۳	″	″	
عبد السلام بن میر باز	۳۳۸	″	″	

اشاعت العلوم لائلپور

محبوب الٰہی بن مولوی ولایت اللہ	۲۵۰	کامیاب	ادنی	
محمد ایوب بن ولایت اللہ	۲۹۴	″	″	
محمد شریف بن راجہ عدالت خان				صحیح بخاری
حافظ احمد بن محمد یایوجان	۳۶۸	″	علیا	
ذوالفقار علی شاہ بن عبد الستار شاہ	۲۴۸	″	ادنی	
عبید اللہ بن محمد سلیمان				صحیح بخاری
عبد الصبور بن مولوی بدر الدین	۳۳۷	″	وسطی	
میاں لال اختر بن حافظ غلام احمد	۳۵۷	″	″	
فضل الرحمن بن مولوی حمید اللہ	غیر حاضر			

دار العلوم ربانیہ بستی ریاض المسلمین

عبد الغفار بن عبد العزیز	۳۱۰	کامیاب	وسطی	
محمد شریف بن اللہ بخش	۳۴۸	″	″	
عبد الشکور بن غلام محمد	۳۹۴		علیا	
حسن ہارون بن نور محمد	۳۱۴		وسطی	

غلام مصطفی بن محمد عبد اللہ	۳۶۶	کامیاب	وسطی	

مظہر العلوم کراچی ۲

عبد الصادق بن عبد اللہ	۳۲۷	کامیاب	وسطی	
محمد نظیف خان بن رحمت شاہ	۳۱۳	″	″	
غلام اکبر بن غلام حیدر	۳۳۶	″	″	
محمد ابو الطیب بن نور الحق	۳۰۷	″	″	
محمد رفیق بن محمد اکبر	۲۷۱	″	ادنی	
محمد اسحٰق بن عبد المجید	۲۸۲	″	″	
کبیر احمد بن محمد حاتم	۴۰	″		

المدرسۃ العربیۃ الاسلامیۃ کراتشی

محمد عبد الحنان بن عبد المنان	۳۳۹	کامیاب	وسطی	
رفیق احمد بن مطیع اللہ	۳۱۷	″	″	
محمد شریف بن محمد فاضل	۳۹۵	″	علیا	
محمد خان بن شبیر محمد	۳۸۶	″	″	
تاج محمد بن عبد القادر	۳۷۷	″	″	
خلیل احمد بن رحیم بخش	۳۵۹	″	وسطی	
نیاز علی شہزاد خان	۳۷۲	″	علیا	
محمد عبد السلام بن خلیل الرحمن	۳۶۸	″	″	
عبد اللہ بن ملنگ	۳۶۹	″	″	
محمد ابراہیم بن محمد شعیب	۳۵۷	″	وسطی	
خلیل الرحمن بن عبد الرحیم	۲۸۰	″	ادنی	
نعیم اللہ بن بہاء الدین	۴۰۳	″	علیا	
قمر الدین بن امیر بخش	۲۹۵	″	ادنی	
محمد عبد الحکیم بن نور محمد	۳۵۴	″	وسطی	
محمد بن محمد قاسم	غیر حاضر			
فضل الرحمن بن فضل احمد	۲۹۵	کامیاب	ادنی	
محمد بشیر بن محمد زکریا	۳۳۶	″	وسطی	
نور محمد بن جان محمد	۳۶۸	″	″	
محمد افضل بن محمد شفیع	۳۶۸	″	علیا	
محمد انور بن محمد سکندر	۳۱۳	″	وسطی	
محمد کریم بن عبد الواحد	۳۲۳	″	″	
اللہ بخش بن محمد اشرف	۳۵۵	″	″	
عبد الرشید بن تاج الدین	۳۶۹	″	علیا	
محمد مصباح الدین بن محی الدین	۳۴۸	″	وسطی	
عبید الرحمن بن محمود	۳۵۹	″	″	
عبد الرؤف بن مراد حاصل	۲۸۴	″	ادنی	
محمد عبد الواحد بن خدا بخش	۳۱۷	″	وسطی	
محمد طیب بن نیاز محمد	۳۳۰	″	″	
غلام جیلانی بن غلام علی	۲۸۳	″	ادنی	
امیر محمد بن محمد اشرف گل	۳۰۵	″	وسطی	
سردار محمد بن فضل احمد	۳۲۳	″	″	
احسان الحق بن غلام اللہ	۳۲۶	″	″	
میر محمد بن فقیر محمد	۳۳۱	″	″	

محمد عبدالرحمٰن بن محمد عبدالحفیظ	۲۷۴	کامیاب	ادنیٰ	
جمال الدین بن جمعہ خان	۳۰۴	”	وسطی	
منیب الرحمٰن بن ملا خاقان	۵۰	”	”	ضمنی سال ۸۸ھ

مدرسہ سراج العلوم سرگودھا

عبدالجبار شاہ بن مولوی غلام فرید	۲۷۳	کامیاب	ادنیٰ	
عبدالمجید بن فتح محمد	۲۴۸	”	”	
عبدالرؤف بن رحیم بخش	۲۸۷	”	”	
شبیر محمد بن محمد حیات	۲۹۰	”	”	
عبدالخالق بن محمد رفیق	۲۳۱	”	”	
محمد صدیق بن گلزاری	۲۴۸	”	”	
علی احمد بن عمر دراز	۲۴۳	”	”	
محمد عبدالرؤف بن غلام جیلانی	۲۰۶	”	”	
نجم الحق بن بدیع الزمان	۱۹۳	”	”	
شیخ محمود بن فضل احمد	۳۰۴	”	وسطی	
حاجی محمد افضل بن محمد یوسف	۳۱۸	”	”	
محمد اسمٰعیل بن محمد یعقوب	۲۲۵	”	ادنیٰ	
محمد عبداللہ بن غلام محمد	۲۱۳		ادنیٰ	

معراج العلوم بنوں

لشتہ میر بن قاضی صاحب	۲۵۱	کامیاب	ادنیٰ	
عبدالستار بن گل وھاب	۲۵۷	”	”	
محمد نسیم جان بن محمد نعیم جان	۲۴۰	”	”	
سلیمان شاہ بن حکیم شاہ	۲۵۲	”	”	
محمد یعقوب بن عبدالسلام	۲۵۱	”	”	
میر رحمان بن نور علی شاہ	۲۵۰	”	”	
گل محمد بن میرداد	۲۷۱	”	”	
گل سرور بن دتہ خیل	۲۴۷	”	”	
گلعذار بن محمد خباورا	۲۴۳	”	”	
حبیب الرحمٰن بن غلام ربانی	۲۷۴	”	”	
گل احمد شاہ بن میر پایؤ شاہ	۲۵۲	”	”	

دارالعلوم سرحد پشاور

فیروز شاہ بن کریم اللہ	۲۴۰	کامیاب	ادنیٰ	
وزیر محمد بن روز الدین	۲۵۳	”	”	
رحیم گل بن نعیم خان	۲۸۰	”	”	
عبدالغفور بن ضیاء الدین	۲۴۵	”	”	
لعل محمد بن گل احمد	۳۰۱	”	وسطی	
فضل الرحمٰن بن عبدالرحمٰن	۲۹۰	”	ادنیٰ	
دوست محمد بن محمود جان	۲۸۵	”	”	
عبدالقدیر بن قربان محمد	۳۴۷	”	وسطی	
امام الحق بن غلام داؤد	۲۹۱	”	ادنیٰ	
تاج محمد بن محمد بشیر	۲۵۲	”	”	
گل منان بن محمد ظریف	۴۰	”		ضمنی سال ۸۸ھ

لعل گل بن تازہ گل	۲۵۳	کامیاب	ادنیٰ	
سید قمر بن عجب گل	۳۰۴	”	وسطی	
سید رحمان بن زرین جان	غیر حاضر			
عبدالصمد بن عبدالقادر	۲۴۷	کامیاب	ادنیٰ	
غلام خان بن شمرور خان	۲۴۰	”	”	
عبدالکریم بن فضل رحیم	۲۸۸	”	”	
عبدالحمید بن سلیمان	۲۹۳	”	”	

بقیہ: افلاس کا اسلامی حل

مفاد عامہ کے تحت اسلامی ریاست پابندیاں لگا سکتی ہے لیکن فرد اور معاشرے کی فلاح وصلاح میں توازن رکھنا از بس ضروری ہے

۵۔ اجتماعی طریق کار۔ ایک اچھے معاشرے معاشرے کا کام ہے کہ وہ افلاس کو نہ پنپنے دے اور عوام کی فلاح کا اجتماعی پروگرام بنائے اسلام کے اجتماعی نظام میں بیان کیا جا سکتا ہے۔ اخلاقی۔ قانونی سیاسی و معاشرتی۔

اخلاقی طور پر۔ حقوق الاقارب۔ حقوق الجوار۔ حقوق الانسان (مساکین و فقرا) حق الزرع حق الکفایۃ للمسکین وغیرہ کا لحاظ ہر مسلم کی اخلاقی ذمہ داری ہے اس کی تربیت و تعلیم اس طرز کی ہو کہ وہ ان حقوق کا خود لحاظ کرے تاکہ کسی خارجی دباؤ کی ضرورت نہ پڑے۔

قانونی۔ زکوٰۃ۔ کفارات عقود و ظہار وغیرہ کے ذریعے انفرادی اجتماعی علاج

سیاسی۔ اسلامی حکومت کا کام ہے کہ وہ اپنے شہریوں کی معاشی کفالت کا انتظام کرے جب تک وہ ہر انسان کی ضروریات کی تکمیل نہیں کر پاتی اسے اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برا نہیں قرار دیا جا سکتا۔ اس کے لئے اس کا طریق کار مندرجہ ذیل ہو۔

۱۔ **زکوٰۃ۔** یہ بنیادی علاج ہے۔ اس کی تنظیم سے اسلامی ریاست کی مالی حالت مستحکم ہوگی۔

۲۔ دیگر ذرائع۔ مثلاً خمس، مال فئی، خراج، جزیہ لاوارث مال۔ سرکاری اراضی وغیرہ

۳۔ زائد ٹیکس مثلاً امرا پر ٹیکس تاکہ فقرا کا انتظام ہو سکے۔

اس طرح اسلامی ریاست ایک مستحکم بیت المال کی تنظیم کرتی ہے جو ریاست کی معاشی ذمہ داریوں کو پورا کرتا ہے۔ اسلام نے جہاں اخلاقی طور ہر ہر فرد کو دوسرے کی خیر خواہی و ہمدردی کے لئے تربیت دی ہے وہاں وہ اجتماعی طور ہر ان تمام امور کی نگرانی کرتی ہے جس سے کفالت عامہ کی تکمیل ہوتی ہے۔

حضور کا ارشاد ہے۔

انا وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَہٗ: ترجمہ:۔ جس کا کوئی وارث نہیں اس کا میں وارث ہوں یہ در اصل اسلامی ریاست کی اس ذمہ داری کی طرف اشارہ ہے کہ وہ کسی فرد کو فاقہ مست نہیں چھوڑ سکتی۔ اسلام کے نزدیک افلاس کو خالص اخلاقی، انسانی اور فطری بنیادوں پر حل کیا گیا ہے کوئی ایسا اقدام نہیں کیا جس سے اخلاق و مروت اور انسانیت و اجتماعیت کو نقصان پہنچے

"ہماری منزل قریب آچکی ہے": مولانا عبیداللہ انور

عوام کو متحد رہ کر جدّ وجہد جاری رکھنے کی تلقین

جہلم ۷ر فروری۔ جمہوری مجلس عمل کے زیر اہتمام آج یہاں ایک جلسہ عام میں تقریر کرتے ہوئے مولانا عبیداللہ انور نے کہا کہ مکمل جمہوریت کی بحالی کے لئے جو عوامی تحریک جاری ہے وہ نصب العین حاصل ہونے تک جاری رہے گی۔ انہوں نے کہا کہ منزل قریب آچکی ہے لیکن ہمیں اس جد وجہد میں اتحاد اور ضبط قائم رکھنا چاہئے۔

انہوں نے طلبہ کی سرگرمیوں کو سراہا اور کہا کہ شہیدوں کا خون یقیناً رنگ لائے گا۔ انہوں نے یاد دلایا کہ پاکستان کے قیام کے لئے لوگوں نے ہزاروں قربانیاں دی تھیں۔ پھر ۱۹۶۵ء میں پاک بھارت جنگ کے موقع پر ہر قسم کی قربانیاں دی گئیں لیکن پاکستان کے مقاصد آج تک حاصل نہیں ہوتے۔ انہوں نے کہا پاکستان "لا الٰہ الّا اللہ" کے نام پر قائم کیا گیا تھا۔ ہمارے بزرگوں نے پاکستان حاصل کرنے کے لئے ہر چیز قربان کی۔

انہوں نے کہا کہ اب حکومت جھک رہی ہے۔ ہماری جماعتوں کا اتحاد ایک تاریخی حقیقت ہے۔ انہوں نے لوگوں سے کہا کہ صرف اُن امیدواروں کو ووٹ دیں جو اسلامی قوانین کے نفاذ کے حامی ہوں۔ پیر محمد اشرف اور مسٹر شاکر سیکرٹری نظام اسلام پارٹی نے بھی خطاب کیا۔ جلسے کی صدارت ڈاکٹر محمد صدیق مرزا نے کی۔ (امروز)

دعائے مغفرت

ہماری جماعت کے مخلص ساتھی جمیل احمد صاحب کے تایا صاحب محمد عبداللہ جو اس سال فرائض حج ادا کرنے کے لئے تشریف لے گئے تھے حالیہ سیلاب میں جاں بحق ہو گئے ہیں۔ قارئین کرام مرحوم کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں۔ (حاجی بشیر احمد)

(شذرہ نوائے وقت ۹ رفروری ۱۹۶۹ء)

مساجد کا تقدس

ملک کے طول و عرض میں جو عوامی ایجی ٹیشن جاری رہی ہے اس کے ضمن میں ایک بات بڑی تکلیف دہ اور افسوسناک ہے کہ انتظامیہ کے کل پرزے بعض مقامات پر ببینہ ہنگامے فرو کرنے کے نام پر کارروائی کرتے وقت خانۂ خدا کے تقدس تک کو بھی ملحوظ نہیں رکھتے رہے۔ پہلے لاہور پھر کراچی اور پھر سرگودھا اور پشاور میں پولیس کے خلاف جوتوں سمیت مساجد میں داخل ہونے کی شکایات موصول ہوئیں - ان پر پورے ملک میں سخت افسوس و اضطراب بلکہ خفگی و برہمی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ اس سلسلہ میں یہ امر اور بھی رنج دہ ہے کہ انتظامیہ کے اعلیٰ حکام بے روِ رعایت احتساب و مواخذہ کی بجائے ایسی کارروائیوں سے انکار کرنے یا انہیں حق بجانب قرار دینے پر مُصِر ہیں۔ اور کہیں بھی ان شکایات کی عدالتی تحقیقات کرانے کے عوامی مطالبات کو درخورِ اعتنا نہیں سمجھا گیا۔

یہ معروضات پیش کرنے کی ضرورت اس لئے محسوس ہوئی ہے کہ چند روز پیشتر جب پولیس پر سرگودھا میں ایک مسجد کی بے حرمتی کرنے کا الزام عائد کیا گیا تو کمشنر سرگودھا ڈویژن نے ایک وضاحتی بیان میں اس امر کی تردید کی کہ پولیس عوام کو منتشر کرنے کے لئے مسجد کے صحن میں داخل ہوئی تھی - اب سرکردہ علماء نے اس بیان کو چیلنج کیا ہے اور مزید سنگین تر الزامات عائد کرتے ہوئے اس واقعہ کی عدالتی تحقیقات کرانے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ اس سے پہلے کراچی میں اسی قسم کی صورتِ حال پیدا ہو چکی ہے۔ کراچی کے بعض حلقوں نے انتظامیہ سے مایوس ہو کر یہ اعلان کیا کہ اگر حکومت نے غیر جانبدارانہ عدالتی تحقیقات کا اہتمام نہ کیا تو عوام یہ قدم اٹھانے پر مجبور ہو جائیں گے۔ چنانچہ اس ضمن میں ایک ریٹائرڈ جناب ایم۔ بی احمد سے رسمی طور پر درخواست بھی کر دی گئی کہ وہ عوام کی طرف سے خود تحقیقات کریں - اس استدعا پر جج صاحب کا فوری ردِ عمل یہ تھا کہ عدالتی تحقیقات کا اہتمام حکومت کو کرنا چاہئے کیونکہ وہی مطلوبہ وسائل و ذرائع سے بہرہ ور ہوتی ہے۔ لیکن تین چار دن تک جب حکومتی حلقوں نے فاضل جج کے اس بیان کا کوئی نوٹس نہ لیا تو اب وہ بھی یہ کہنے پر مجبور ہو گئے ہیں کہ اگر ایسے اہم مسائل پر حکومت عوام کی حق رسی کا اہتمام نہ کرے تو لوگ اپنے طور پر کوئی اقدام کرنے میں حق بجانب ہوں گے - جج صاحب کے اس بیان کی روشنی میں ارباب حکومت کو سوچنا چاہئے کہ وہ خود یہ ضرورت پوری کریں گے یا پھر لوگوں کو یہ کام اپنے ہاتھ میں لینے پر مجبور کر دیں گے

تعارف و تبصرہ

تعارف - مدرسہ عربیہ تعلیم القرآن و تبلیغی رسائل (مفت)

مرتب مولانا سید محمود جاوید حسن ترمذی

ناشر۔ شعبہ نشر و اشاعت مدرسہ عربیہ تعلیم القرآن کلویا چک ۳۷۹ ج ب تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور

مدرسہ عربیہ تعلیم القرآن کلویا چک میں جہاں دینی علوم کی تعلیم و تدریس کا سلسلہ جاری ہے وہاں اراکین مدرسہ نے مختلف موضوعات پر تبلیغی رسائل بھی شائع کرنے کا اہتمام کیا ہوا ہے وقتاً فوقتاً مدرسہ ہذا کے زیر اہتمام مختلف تبلیغی رسائل شائع ہوتے رہتے ہیں۔ اس وقت مسائل عشر مسائل زکوٰۃ مسائل و فضائل رمضان المبارک مسائل فضائل نماز عشرۂ ذوالحجہ و مسائل قربانی اور مدرسہ عربیہ تعلیم القرآن کلویا چک ۳۷۹ ج ب کا تعارف وغیرہ ہمارے سامنے ہیں ان تمام رسائل میں مفصل و مدلل مسائل درج کئے گئے ہیں۔

اس دورِ پُرفتن میں اس قسم کے دینی مدرسوں اور اداروں کا وجود باعث رحمت ہے جو دین حق کی تبلیغ و اشاعت میں ہمہ تن مصروف ہیں مدرسہ عربیہ تعلیم القرآن کی بنیاد ۱۷ر دسمبر ۱۹۶۵ء کو رکھی گئی - اور ابتداء اس طرح ہوئی کہ جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبیداللہ انور مدظلہ چک ہذا میں تشریف لائے اور فرمایا کہ یہاں علوم دین کی نشر و اشاعت کے لئے ایک مدرسے کا اجراء کیا جائے اور مدرسہ زیر اہتمام مختلف مسائل پر پمفلٹ بھی شائع کرکے مفت تقسیم کئے جائیں۔ تاکہ اس پسماندہ علاقہ میں دینی مسائل سے لوگ بخوبی واقف ہوں چنانچہ حضرت مدظلہ کے ایما پر حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی مدظلہ کی سرپرستی میں مدرسہ کا اجراء کیا گیا۔ خدا کے فضل و کرم سے مدرسہ نہایت اچھے طریقے سے چل رہا ہے۔ مدرسہ رجسٹرڈ شدہ ہے اور اس کو دئیے جانے والے عطیات انکم ٹیکس سے مستثنیٰ ہیں۔ مدرسہ ہذا میں مقامی طلباء کے علاوہ بیرونی طلباء کو بھی قرآن کریم حفظ و ناظرہ اور دیگر دینی علوم پڑھایا جاتا ہے۔ طلباء کے قیام و طعام اور دیگر ضروریات زندگی کا مدرسہ ہی کفیل ہے۔ مدرسہ میں ایک بہترین لائبریری بھی ہے جس میں تفسیر و حدیث کے علاوہ مختلف علوم و فنون کی کتابیں موجود ہیں۔ اہل خیر حضرات کو اس دینی مدرسہ کی دل کھول کر امداد کرنی چاہیئے

(ن - م انور)

مولانا ہزاروی کے خلاف منظم پروپیگنڈہ

مولانا قصوری کا احتجاج

جمعیت علماء اسلام شہر قصور کے ناظم اعلیٰ مولانا قاری محمد شریف قصوری نے جمعیت علماء اسلام مغربی پاکستان کے صوبائی ناظم اعلیٰ مولانا غلام غوث ہزاروی پر بعض حلقوں کی طرف سے سوشلزم کی حمایت کے الزام میں منظم پروپیگنڈہ اور مسلسل نکتہ چینی کی شدید مذمت کرتے ہوئے اسے مولانا کو بدنام کرنے کے لئے ایک سوچی سمجھی سکیم قرار دیا آپ نے کہا جمعیت علماء اسلام کا بنیادی نصب العین اور جماعتی منشور صرف اور صرف ملک میں اسلام کی سربلندی، مذہبی اقدار روایات کا تحفظ و بقا اور اسلامی افکار و نظریات کا فروغ ہے مولانا قصوری نے مزید کہا جب کہ جمعیت کی صوبائی شوریٰ نے اپنے حالیہ ہنگامی اجلاس میں سوشلزم اور سرمایہ دارانہ نظام کی مذمت میں قرارداد پاس کرکے اپنی بنیادی پالیسی کی وضاحت اور اعادہ کر چکی ہو - اور خود مولانا کا وضاحتی بیان اخبارات میں آچکا ہو - اس کے باوجود اس قسم کی بیان بازی جاری رکھنا نہ صرف افسوسناک اور باہمی اتحاد کے منافی ہے بلکہ ذاتی بغض و عناد اور علمی و اخلاقی بے مائگی کی بدترین مثال ہے

بقیہ: مجلسِ ذکر

کر جیسے تم اُسے دیکھتے ہو۔ جب تک یہ کیفیت پیدا نہ ہو تو تم یہ یقین جانو کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ دونو میں ایک کیفیت پیدا ہو جاتے تو انسان پھر بدی نہیں کر سکتا۔ یعنی اگر انسان کو یقین ہو تو ہزار چھپ کر کے اندھیروں میں کرے لیکن وہ تو جاننے والا دیکھنے والا دیکھ رہا ہے۔ ایسے ہی جیسے رمضان میں آپ کو پانی کی پیاس بھی ہے، بھوک بھی ہے، دیکھنے والا کوئی نہیں۔ آپ اس لئے نہیں کھاتے کہ کوئی اور نہیں تو خدا تو دیکھ رہا ہے۔ اُس سے چھپ کے، بچ کے کہاں جائیں گے؟ پھر وہ محیط الکل ہے، یہاں جرم کر کے روس میں جا کر کے پناہ لے سکتے ہیں، روس میں جرم کر کے امریکہ، برطانیہ چلے گئے آخر خدا کی خدائی سے بھاگ کے کہاں جائیں گے؟ خدا کی سرزمین سے کہاں نکل جائیں گے؟ اس لئے اس کے ہاں تو جرموں کی سزا ملنی ہی ملنی ہے۔ انسان جرم کرے تو پاداش یقینی ہے۔ کیوں نہ نیکی کریں کہ اللہ تعالیٰ کی عنایات سے سرفراز ہوں۔ تو یہی پیغام ہے مختصر سے طریقے سے اولیاء کرام کا اور صوفیائے عظام کا۔

رضائے مولیٰ برہمہ اولےٰ

حضرتؒ کو میں اکبر مرحوم کا نہایت ہی پاکیزہ شعر سنایا کرتا تھا تو حضرتؒ فرماتے تھے یہ تصوف کا نچوڑ ہے ؎

سب کو یہ مسلّم ہے کہ معبود وہی ہے
کم ہیں جو سمجھتے ہیں کہ مقصود وہی ہے

یعنی کافر، مشرک، کوئی ایشور کہتا ہے، کوئی گاڈ (GOD) کہتا ہے، کوئی پرماتما کہتا ہے، کوئی کچھ کوئی کچھ۔ مقصود بالذات جنہوں نے بنا لیا۔ اَلْحُبُّ لِلّٰہِ وَالْبُغْضُ لِلّٰہِ۔ نیکی ہے کسی کے ساتھ اللہ کی رضا کے لئے، بدی ہے اختلاف ہے، جیسے ہماری جنگ ہوئی انڈیا کے ساتھ، مسلمان کے لئے یہی ہونا چاہئے کہ وہ کافر ہیں، مشرک ہیں، ہمارے خدا کے دشمن ہیں اس لئے وہ ہمارے بھی دشمن ہیں اگر آج کوئی مسلمان ہو جاتے تو (بلال حبشی مسلمان ہوئے اُن کو گلے لگا لیا، صہیب رومی کو گلے لگا لیا، سلمان فارسی کو لگا لیا، آج ان میں سے بھی کوئی مسلمان ہوتا ہے) ہمارا بھائی ہے۔ نہیں، تو پھر اَلْحُبُّ لِلّٰہِ وَالْبُغْضُ لِلّٰہِ۔ دشمنی بھی اللہ کی رضا کے لئے ہے۔ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

بقیہ: ادارتی نوٹ

کو داغدار کرنے کی ناکام سعی کی ہے۔

ہمیں موثق اور معتبر ذرائع سے یہ اطلاع ملی ہے کہ مولانا آزاد نے عید کے دن بہاولپور کی عیدگاہ میں ضلعی انتظامیہ کے تمام ارباب بست و کشاد کی موجودگی میں ہر قسم کے خطرات سے بے نیاز ہو کر حضرت مولانا عبیداللہ انور مدظلہ پر لاٹھی چارج کی مذمت کی اور لاہور کی ضلعی انتظامیہ اور حکومت مغربی پاکستان کی متشددانہ پالیسی کے خلاف احتجاج کیا جسے ضلعی سربراہوں نے اپنے وقار کے منافی سمجھا اور ان کے دلوں میں انتقام کی آگ سلگنے لگی لیکن جب بہاولپور کے عوام کے ایک سمندر نے مولانا آزاد کی قیادت میں شیر تحفظ ختم نبوت اور شیدائی رسولؐ آغا شورش کاشمیری کا بے مثال استقبال کیا تو ضلعی سربراہوں کے دلوں میں آتشِ انتقام تیزتر ہو گئی اور انہوں نے مولانا آزاد کو اس "روح پرور اور ایمان افروز جرم" کی پاداش میں سزا دینے کی ٹھان لی اور انہیں ہراساں کرنے کے لئے اپنے ہتھکنڈے آزمانے شروع کر دئیے۔ چنانچہ اس سلسلے میں مولانا عبدالقادر آزاد کا بیان بھی اخبارات میں شائع ہو چکا ہے اور مختلف دینی و سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں کی طرف سے بہاولپور کی ضلعی انتظامیہ کے خلاف قراردادیں بھی اخبارات و رسائل میں چھپ چکی ہیں۔ اور ہماری رائے ہے کہ اگر فی الواقعہ صورتِ حال یہی ہے تو بہاولپور کی ضلعی انتظامیہ کا یہ اقدام نہایت عاقبت نااندیشی پر مبنی ہے اور اسے ہم عدل و انصاف کے تقاضوں کی صریح خلاف ورزی اور "سکھا شاہی" کہنے پر مجبور ہیں اور اس کا ملک میں شدید ردِ عمل ہو گا۔

ہم حکومت مغربی پاکستان اور بالخصوص کمشنر بہاولپور سے جو ہمارے نزدیک ایک متدین اور اسلام دوست انسان ہیں درخواست کرتے ہیں کہ وہ ضلعی انتظامیہ کو اس قسم کے عاقبت نااندیشانہ اقدام سے روکیں اور عدل و انصاف کے تقاضے پورے کرنے کی تلقین کریں۔

حضرت مولانا محمد علی صاحب مدظلہ کی صحت

دینی حلقوں میں یہ خبر بے پایاں مسرت کا باعث ہوگی کہ مولانا محمد علی صاحب جالندھری مدظلہ امیر مرکزیہ مجلس تحفظ ختم نبوت گزشتہ جمعہ نشتر ہسپتال سے فارغ ہو کر دفتر مرکزیہ میں تشریف لے آئے ہیں۔ اور بفضلہ روبصحت ہیں ہسپتال سے فراغت کے بعد آپ نے درج ذیل تحریری بیان دیا ہے۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ:

رب العزت کا بے حد و بے حساب احسان ہے۔ کہ میں ہسپتال سے صحت یاب ہو کر دفتر مرکزیہ ملتان آگیا ہوں۔ میں ان سب دوستوں۔ بزرگوں اور عزیزوں کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں جنہوں نے میری صحت کے لئے متواتر دعائیں کی ہیں۔ اور میری علالت کے باعث متفکر رہے۔ میری صحت کی بحالی صرف احباب کی دعاؤں کا ثمرہ ہے۔ میں نشتر ہسپتال کے عملہ اور بالخصوص ڈاکٹر رشید احمد صاحب قریشی سرجن کا بے حد ممنون ہوں۔ جنہوں نے میرے علاج میں پوری کوشش فرمائی اور ایک سچے مسلمان کا اخلاقی برتاؤ کیا حق تعالیٰ جل مجدہ ان سب حضرات کو اجر جزیل عطا فرمائیں۔

اطلاعاً تحریر ہے کہ میں آخر ذی قعدہ میں گھر جا رہا ہوں۔ انشاء اللہ نصف ذوالحجہ واپسی ہوگی بنا بریں آخر ذوالحجہ تک تبلیغی اسفار بالکل ملتوی ہیں۔ آئندہ ایک سال تک صرف بذریعہ ریل ہی سفر کر سکوں گا۔ (مولانا) محمد علی جالندھری (مدظلہ) امیر مرکزیہ مجلس تحفظ ختم نبوۃ پاکستان ۵ر ذی قعدہ

شیخ الاسلام نمبر

افسوس کہ حضرت مولانا عبیداللہ انور مدظلہ العالی کی مسلسل علالت اور ہنگامی حالات کی وجہ سے ہم شیخ الاسلام نمبر مقررہ وقت پر شائع نہیں کر سکے۔ قارئین کرام کو شیخ الاسلام نمبر کا جس شدت سے انتظار ہے اس کا ہمیں احساس ہے انشاء اللہ بہت جلد یہ عظیم الشان نمبر آپ تک پہنچ جائے گا۔ مضامین وغیرہ آ رہے ہیں اور کتابت کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ انشاء اللہ عنقریب چند دنوں تک مفصل اعلان شائع کر دیا جائے گا یہ نمبر چونکہ کافی ضخیم ہوگا اور ہر لحاظ سے شاندار ہوگا لہٰذا ایجنٹ حضرات اپنی مطلوبہ تعداد سے دفتر کو فوراً آگاہ کریں۔ مشتہرین حضرات کے لئے بھی اشتہار دینے کا نادر موقع ہے۔

(ادارہ)

بقیہ : انمول موتی

- غصے سے انسان کی عقل جاتی رہتی ہے۔ (حضرت علی ہجویری رح)
- گناہ کرنا جرم نہیں گناہ کرکے اللہ سے معافی نہ مانگنا جرم ہے۔ (حضرت مولانا احمد علی لاہوری رح)
- صبر کرنا کامیابی کی دلیل ہے۔ (حضرت مولانا عبیداللہ انور مدظلہٗ)
- اَلدِّیْنُ کُلُّهٗ اَدَبٌ۔ سارے کا سارا دین ادب کا نام ہے۔ (حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی مدظلہٗ)
- رب رُسّے عقل کُھسّے (ملتانی زبان میں) (حضرت امیر شریعت رح)
- مشرک ہمیشہ بزدل ہوتا ہے۔ (مشاہدہ)

آئمہ مساجد کے لئے خوشخبری

ہم نے مختلف آئمہ مساجد کے شدید اصرار پر اپنے ہم مسلک ائمہ کرام اور دینی مدارس کے طلبہ کے لئے سردست جامع مسجد ست گھرہ۔ انارکلی میں ۱۵ر فروری ۱۹۶۹ء سے میٹرک کلاس کھولنے کا فیصلہ کرلیا ہے۔ مذکورہ کلاس ۸ بجے شام سے ۱۰ بجے تک ہوا کرے گی۔ شائقین حضرات جلد از جلد زیر دستخطی سے رابطہ قائم کریں۔

قاری فیوض الرحمٰن، ڈبل ایم اے خطیب جامع ست گھرہ انارکلی لاہور

دعائے صحت

مولانا مجاہد الحسینی صاحب کافی دنوں سے دل کے عارضہ میں مبتلا ہیں قارئین خدام الدین سے اور بزرگان دین سے درخواست ہے کہ وہ مولانا موصوف کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جلد از جلد مکمل شفا بخشیں۔ (ادارہ)

لائل پور میں

خدام الدین لاہور، ترجمان اسلام، سیرت، ماہنامہ تبصرہ۔ حافظ محمد الیاس حبیب چوک محلہ منصور آباد سے حاصل کریں۔

گمشدہ بچے کی تلاش

ایک لڑکا عبدالماجد ولد مولوی عبداللطیف خاں عمر بارہ سال انارکلی میں مولانا محمد ابراہیم کے مدرسہ میں زیر تعلیم تھا ساتواں پارہ قرآن مجید کا یاد کر رہا ہے۔ تقریباً پندرہ دن سے لاپتہ ہے۔ اگر کسی کو علم ہو یا اگر کسی دینی درسگاہ میں پڑھتا ہو تو برائے مہربانی مولانا محمد ابراہیم صاحب خطیب مسجد حاجی رحمت اللہ انارکلی لاہور کو اطلاع دے کر کے ممنون فرمائیں۔

بچوں کا صفحہ

بے نماز

(قرآن و حدیث اور بزرگانِ دین کی نظر میں!)

مرتبہ: محمد اکرم شاہد چشتی صابری، گوجرہ

- نماز پڑھو اور مشرکین کی طرح مت ہو جاؤ۔ (القرآن)
- جس نے جان بوجھ کر نماز ترک کی تحقیق اس نے کفر کیا۔ (الحدیث)
- بے نماز کو قید میں ڈالا جائے تاوقتیکہ توبہ نہ کرے۔ (امام اعظم ابو حنیفہؒ)
- بے نماز واجب القتل ہے۔ (امام شافعیؒ)
- ترکِ نماز کفر ہے۔ (امام احمد بن حنبلؒ)
- سلطانِ اسلام بے نماز کے قتل کا حکم دے۔ (امام مالکؒ)
- اگر بے نماز مر جائے اس کی نمازِ جنازہ نہ پڑھی جائے۔ اور اس کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کیا جائے۔ (حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ)
- بے نماز سے خنزیر بھی پناہ مانگتا ہے (حضرت سلطان باہوؒ)
- بے نماز کو قرض نہ دو جو شخص قرضِ خداوندی کی پرواہ نہیں کرتا وہ تیرے قرض کی کیا پرواہ کرے گا۔ (حضرت شیخ سعدیؒ)

دعا اللہ تعالےٰ ہم سب کو سنتِ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے مطابق نماز اور جملہ عباداتِ اسلامیہ کے انجام دینے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

انمول موتی

ارشاد فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص چھ باتوں کا وعدہ کرے تو میں اس کے لئے جنت کا ضامن ہوتا ہوں۔

۱۔ جب بات کرے تو جھوٹ نہ بولے۔
۲۔ کبھی وعدہ خلافی نہ کرے۔
۳۔ جب کوئی امانت رکھے تو اس میں خیانت نہ کرے۔
۴۔ نگاہ کو نیچا رکھے۔
۵۔ ہاتھوں کو ظلم سے روکے۔
۶۔ شرم گاہ کی حفاظت کرے۔

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص میدانِ حشر سے جا نہیں سکتا جب تک کہ پانچ سوالوں کا جواب نہ دے لے۔

۱۔ پوری عمر کو کہاں صرف کیا؟
۲۔ جوانی کی توانائیاں کہاں صرف کیں؟
۳۔ مال کہاں سے کمایا؟
۴۔ کمایا ہوا مال کہاں صرف کیا؟
۵۔ جانے ہوئے مسائل پر کہاں تک عمل کیا؟ (بخاری شریف)

- مومن کے لئے اتنا علم کافی ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ سے ڈرتا رہے۔ (حضرت ابوبکر صدیقؓ)
- بڑھاپے سے پہلے جوانی کو، موت سے پہلے بڑھاپے کو غنیمت جانو۔ (حضرت عمر فاروقؓ)
- نعمت کا بے محل و نامناسب صرف بھی ناشکری ہے۔ (حضرت عثمانؓ)
- لوگ بیماری کے خوف سے غذا چھوڑ دیتے ہیں لیکن عذابِ الٰہی کے خوف سے گناہ نہیں چھوڑتے۔ (حضرت علیؓ)
- اللہ کے بندو! آپس میں قطع تعلق نہ کرو، حسد چھوڑو اور آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ۔ (حضرت ابوبکر صدیقؓ)
- تین چیزیں محبت بڑھاتی ہیں (۱) سلام (۲) مخاطب کو بہترین لقب سے یاد کرنا (۳) مجلس میں دوسروں کے لئے جگہ خالی کرنا۔ (حضرت عمر فاروقؓ)
- دنیا فانی، آخرت غیر فانی ہے، تم غیر فانی کو فانی پر ترجیح نہ دو۔ (حضرت عثمان غنیؓ)
- عمل بغیر علم کے سقیم و بیمار اور علم بغیر عمل کے عقیم و بے کار ہے (حضرت ابوبکر صدیقؓ)
- شبہ کے ساتھ کمانا مانگنے سے بہتر ہے (حضرت عمر فاروقؓ)
- بعض اوقات جرم معاف کرنا مجرم کو زیادہ خطرناک بنا دیتا ہے۔ (حضرت عثمان غنیؓ)
- عقیدہ میں شک رکھنا شرک کے برابر ہے۔ (حضرت علیؓ)
- خوشامدی لوگ تیرے لئے تکبر کا تخم ہیں۔ (امام جعفر صادقؒ)
- موت ایک بے خبر ساتھی ہے۔
- خاموشی غصہ کا بہترین علاج ہے۔

(باقی صفحہ پر)

کیلنڈر ۱۹۶۹ء

اکتوبر جنوری	مئی	اگست	نومبر مارچ فروری	جون	ستمبر دسمبر	جولائی اپریل	مہینوں کی تاریخ				
بدھ	جمعرات	جمعہ	ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	۱	۸	۱۵	۲۲	۲۹
جمعرات	جمعہ	ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	بدھ	۲	۹	۱۶	۲۳	۳۰
جمعہ	ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	۳	۱۰	۱۷	۲۴	۳۱
ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ	۴	۱۱	۱۸	۲۵	۰
اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ	ہفتہ	۵	۱۲	۱۹	۲۶	۰
پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ	ہفتہ	اتوار	۶	۱۳	۲۰	۲۷	۰
منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ	ہفتہ	اتوار	پیر	۷	۱۴	۲۱	۲۸	۰

تاریخ معلوم کرنے کا طریقہ

جس ماہ کی اور جس روز کی بھی تاریخ آپ کو مطلوب ہو اسی ماہ کے اور اسی یوم پر انگلی رکھ کر سامنے کی طرف دیکھئے۔ پس مطلوبہ تاریخ معلوم ہو جائے گی اور اسی طرح کسی تاریخ کا دن معلوم کرنا ہو تو اس تاریخ پر انگشت رکھ کر اپنے معین خانہ میں اس تاریخ کے سامنے توجہ فرمائیں۔ چنانچہ یوم بھی معلوم ہو جائیگا مثلاً آپ یوم دفاع معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ کس روز ہوگا چنانچہ چھ تاریخ پر انگشت رکھ کر ستمبر کے خانہ میں دیکھئے گا معلوم ہو جائے گا کہ یوم دفاع بروز ہفتہ ہوگا۔

راؤ محمد ایوب سالک جامعہ عربیہ چنیوٹ

چیف ایڈیٹر
عبیداللہ انور

The Weekly "KHUDDAMUDDIN"
LAHORE (PAKISTAN)

رجسٹرڈ ایل
نمبر ۶۰۴۷

منظور شدہ محکمۂ تعلیم (۱) لاہور ریجن بذریعہ چٹھی نمبری G/۱۶۳۲۱ مورخہ ۳ مئی ۱۹۵۶ء (۲) پشاور ریجن بذریعہ چٹھی نمبری T.B.C ۲۳۷-۸۱ ۲۴ مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۵۶ء
(۳) کوئٹہ ریجن بذریعہ چٹھی نمبری DD9-2-6767/39 مورخہ ۲۴ اگست ۱۹۶۴ء (۴) راولپنڈی ریجن بذریعہ میمو نمبر G/۴۲-۴۰-۵۳۱۰ مورخہ ۱۳ مارچ ۱۹۶۷ء

فیروز سنز لمیٹڈ لاہور میں باہتمام عبیداللہ انور پرنٹر چھپا اور دفتر خدام الدین شیرانوالہ گیٹ لاہور سے شائع ہوا۔